عذابِ عظیم کے متعلق انذار و بشارات

ہماری ہجرت

تقریر

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

پبلشر:-

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

۱۸ میکلیگن روڈ۔ لاہور

مطبوعہ ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس۔ موہن لال روڈ۔ لاہور

۵ جس دن ہم یہ آسمان لپیٹیں گے جیسے دفتر نوشتوں کو لپیٹتا ہے۔ جس طرح ہم نے [illegible]
دوبارہ کریں گے۔ ہمارے ذمہ وعدہ ہے اور ہم ضرور ایسا کریں گے۔

دیباچہ

لاہور کے جلسہ سالانہ منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۸ء میں میری تقریر کا یہ پہلا حصہ ہے جو ہمارے ہجرت […] سے متعلقہ گیارہ الہاموں اور چھ خوابوں پر مشتمل ہے جن میں ہمکو واقعاتِ ہجرت کی قبل از وقت مجمل ا[…] مفصل دونوں طریقوں پر خبر دیگئی تھی تنگیٔ وقت کی وجہ سے صرف یہی حصہ جو آپکے سامنے ہے جلسہ […] بیان کیا جا سکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کا دوسرا اور پھر تیسرا حصہ بھی عنقریب پیشِ نظر ہو جائیگا یہ دونوں حصے بھی تاریخ احمدیت میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

ان صفحات کو پڑھتے وقت دو ضروری باتیں قابلِ لحاظ ہیں۔ ایک یہ کہ کلماتِ وحی میں جو غیب[…] کی خبریں دیگئی تھیں اُنکی وضاحت مکاشفہ و رؤیا کے ذریعہ بھی کی گئی ہے اور زیادہ حصہ کی تشریح […] اخبارِ غیبیہ سے نصف صدی بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت پہلے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلا[م] نے فرمادی تھی۔

دوسری بات قابلِ توجہ یہ ہے کہ جب ان پیشگوئیوں کے ظہور کا وقت قریب آیا تو وہی غیب[…] خبریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیگئی تھیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العز[…] کو بھی دی گئیں اور آپ کو بھی انکے انکشاف و تشریحات کا موقعہ عطا فرمایا گیا اور آپنے انکے اعلا[…] کے متعلق یہ بھی فرمادیا کہ اب ان اخبارِ غیبیہ کے ظہور کا وقت قریب ہے۔ یہ اسلئے ہوا تا ثابت ہو کہ د[…] کے فیض پانیکا سر چشمہ ایک ہی ہے اور تا ظاہر ہو کہ پسرِ موعود سے متعلق یہ حصۂ پیشگوئی پورا ہو گیا […] کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔۔۔۔ اور ہم اپنی […] اسمیں ڈالیں گے۔۔۔" اور تا ثابت ہو کہ "اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَخَلِ[…]" بالکل درست تھا۔

زین العابدین ولی اللہ شاہ ۱۲-۲-۲۸/۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

موجودہ انقلاب کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبل از وقت انذار!

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۔ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ۔ وَعْدًا عَلَيْنَا ۔ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۵ (سورۃ الانبیاء: ۱۰۵)

موضوعِ تقریر

احباب! میری تقریر کا عنوان ہے "موجودہ انقلاب کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبل از وقت انذار" اس کے تین حصے ہیں۔ ایک حصۂ انقلاب وہ ہے جس کا اثر براہِ راست ہم پر پڑا ہے۔ دوسرا حصۂ انقلاب وہ جس کے نتیجہ میں پاکستان قائم ہوا۔ نیز اسی قسم کی اور طرحیں مختلف ممالک میں ڈالی جا رہی ہیں۔ اور تیسرا حصۂ موضوع وہ ہمہ گیر انقلاب ہے جسکی زد میں دنیا کی تمام قومیں ہیں۔ مقررہ وقت کے پیشِ نظر آج میں اپنے تئیں پہلے حصۂ مضمون تک ہی محدود رکھوں گا۔

میں اپنی تقریر کو اُن الہامات سے شروع کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

۵ جس دن ہم یہ آسمان لپیٹیں گے جیسے دفتر نوشتوں کو لپیٹتا ہے۔ جس طرح ہم نے پہلی پیدائش شروع کی اسی طرح دوبارہ کریں گے۔ ہمارے ذمہ وعدہ ہے اور ہم ضرور ایسا کریں گے۔

والسلام پر اُس وقت نازل ہوئے جب آپ کُنجِ تنہائی میں محوِ تسبیح و تحمیدِ ذاتِ الٰہی تھے۔ ایک اپنا آئینۂ قلب صافی تھا یا پیکرِ جلوۂ ربّانی جو اس گوشۂ گمنامی میں آپ سے یوں گویا ہوا اور فرمایا:۔

وحیِ الٰہی

"بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم اُفتاد۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اس طرف توجّہ کرے گا۔ اِس نشان کا مدّعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں۔ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔ مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض!

یہ کلماتِ بشارت و انذار براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۲ و تذکرہ صفحہ ۵۸۳ و صفحہ ۵۸۴ پر یکجا لکھے ہوئے موجود ہیں۔ اِن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض و غایت نہایت جلی اور واضح الفاظ میں بتلائی گئی ہے اور اس کے علاوہ یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ یہ غرض و غایت کیونکر پوری ہو گی۔

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم اُفتاد۔

خوش ہو کہ تیری بعثت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اب تیری آمد سے مسلمانوں کا پاؤں پہلے سے بلند ترین مینار پر ہو گا اور زیادہ مضبوطی سے جمیگا۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دیگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر یہ الفاظ جاری کیے گئے ہیں اور آپ کے ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اس وقت دُنیا میں موجود نہیں مخاطب کیا گیا ہے اور آپ کو تسلّی دی گئی ہے کہ آپ کے سارے کام اب درست کیے جائیں گے اور آپ کی ساری مُرادیں بر آئینگی۔ یعنی مسیح موعود کی بعثت کے ساتھ آنحضرت صلعم کی بعثت کے تمام مقاصد پورے ہونگے اور کوئی رخنہ اور خدشہ باقی نہ رہے گا۔

یہ غرض و غایت کیونکر پوری ہوگی

یہ عظیم الشان کام کیونکر پورا ہو گا اور مسلمانوں کے موجودہ زوال کے بعد یہ مینارِ بلند تر و الاعروج کس طرح ظہور میں آئیگا؟ "رَبُّ الْاَفْوَاج اس طرف توجّہ کرے گا۔ مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اُٹھاؤں گا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

ربّ الافواج اِس طرف توجّہ کرے گا۔ اور زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ اِن الفاظ میں اس طریقِ کار کو واضح کیا گیا ہے جس کے ذریعہ اس عظیم الشان مقصد کی تکمیل کی جائیگی۔ وہ سچائی جو ربّ الافواج کے زور آور حملوں سے ظاہر کی جائے گی وہ کیا ہے۔ یہی کہ:۔

وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم اُفتاد۔

پاک محمد مصطفٰے انبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دیگا اور
تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا"

یہ وہ وعدے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خدا تعالیٰ نے اپنی وحی سے دُور دراز زمانہ کی گوشۂ تنہائی میں کئے۔ اِن وعدوں کی سچائی، ربّ الافواج کے زور آور حملوں سے منوائی جائے گی۔

کتنا واضح یہ کلام ہے اور کس قدر جلال اور صراحت ہے اس کے اندر پوری قوت اور پُورے شدّ و مد کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض و غایت اور اس کی تکمیل کے لئے طریق کار واضح کیا گیا ہے۔

اب آئیں اس عظیم الشان پیشگوئی کی تفاصیل پر قدرے نگاہ ڈالیں اور اس کا جائزہ لیں۔ کس طرح دُنیا نے اِس کا انکار کیا۔ اس کی کیفیت آپ کے سامنے ہے۔ وہ اب بھی نہیں مانتی اور پہلے کی طرح اپنی ضد پر قائم ہے۔ ربّ الافواج نے اب تک کس طرح اپنی چمکار دکھلائی اور کیا کیا زور آور حملے ہوئے۔ یہ حادثات ایسے نہیں کہ بھلائے جائیں۔ پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم اُفتاد کے لئے کیا کیا طرحیں ڈالی گئیں۔ یہ ابھی تک بہت سے لوگوں کی نظر سے اوجھل ہے۔ اور بہت سے لوگ اپنے اور پرائے حیران ہیں کہ یہ ناممکن نظر آنے والا ماجرا کیونکر ہوگا۔ یہ انقلابِ عظیم کس طرح برپا ہوگا۔ اس بات کی میں کچھ وضاحت کروں گا اور یہ وضاحت آج نہ ماننے والی دُنیا کو شاید انوکھی معلوم ہوگی۔ کیونکہ نہایت ہی مایوس کن حالات کے ماتحت اور ایسے نازک ترین وقت میں اس کا اعلان کیا جا رہا ہے جبکہ پچاس سالہ محنت سے تیار کردہ مرکز ہمارے ہاتھ سے آناً فاناً نکل چکا ہے۔ جبکہ اغیار کا اس پر

قبضہ ہے۔ چند مُٹھی بھر مجاور ہیں جو مٹی کی ڈھیریوں پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں جو اُن لوگوں کے رحم پر ہیں جن میں رحم کا شائبہ تک نہیں جنہیں کمزور سے کمزور وجود شیر خوار معصوموں پر بھی ترس نہ آیا۔ آج ہمارا پچاس سالہ محنتِ شاقہ سے تعمیر کردہ مرکز ایسے لوگوں کے زیر تصرف ہے۔

مایوس کن حالات

چند درویش ہیں ان کی یہ حالت ہے کہ وہ اپنے عظیم الشان جلسہ کی یاد تازہ کرنا چاہتے ہیں حکومتِ ہندوستان نے اپنی زبردست طاقت کی ڈینگیں مارنے کے باوجود صرف یکصد آدمیوں کو اجازت دی ہے اور یہ یکصد وہ نہیں جو پاکستان سے جانیوالے ہوں کیونکہ اُن کے متعلق یہ خوف ہو کہ سکھوں میں ان پاکستانی مسلمانوں کو دیکھ کر غیظ و غضب بھڑک اُٹھے گا۔ بلکہ یہ ایک سو کی تعداد خود ہندوستان کی رعایا اور باشندے ہیں۔ ہماری یہ بے بسی اِس پابندی سے از خود عیاں ہے کہ کہاں چالیس پچاس ہزار کا اجتماع جو اِن ایام میں قادیان کے گلی کوچوں اور میدانوں میں اللہ اکبر کے نعرے بلند کیا کرتا تھا، کہاں یہ ایک سو کی تعداد جس کے لئے وہ ارضِ محترم شہرِ خموشاں ہے۔ ہماری درسگاہیں، ہمارے مدارس، ہماری مساجد اور ہماری مقدس یادگاریں ایک ایک نہایت ہی شدید دشمن کے قبضہ میں ہیں۔ دارالامان کے تمام محلہ جات جن کا کونہ کونہ سجدہ گاہ تھا آج نقّار خانے اور ناقوس گاہیں بن گئے ہیں اور اپنی یہ حالت ہے کہ چاروں اطراف میں پراگندہ و پریشان حال ہیں۔ اِس غایت درجہ اضمحلال اور پراگندگی کی گھڑی میں اس احمدیہ سٹیج سے خدا تعالیٰ کی وہ آواز دُہرائی جا رہی ہے۔ بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفٰے نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے

سب کام درست کردیگا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دیگا۔
ربّ الافواج اس طرف توجہ کریگا اور بڑے زور آور حملوں کیساتھ اسکی سچائی ظا
کر دیگا۔ ٹھیک اُسی طرح یہ عجیب وغریب ماجرا ہوگا جس طرح کہ مکہ کی وادی میں حیرت انگیز
ماجرا ہوا یعنی اس وقت سے کہ آیات اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ سَیُھْزَمُ
الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ نازل ہوئیں۔ ہمارے آقائے نامدار کے خلاف قید وبند

آنحضرت صلعم کی ہجرت اور دشمن کی عارضی خوشی

قتل وغارت کے منصوبے شروع ہوئے نتیجہ یہ
ہوا کہ وہ مقدس انسان جو اہل مکہ سے کہہ رہا تھا کہ
تمہیں یہ گھمنڈ ہے کہ تمہارے طاقتور جتھے ہیں یہ سب جتھے
پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے خود مکہ سے بھاگ نکلا۔ مکہ کی سرزمین نے اُسے پناہ دینے
سے انکار کر دیا۔ غارِ ثور پناہ بنی مگر وہ چند گھڑیوں کیلئے۔ دشمن نے کیا کچھ قہقہے نہ لگائے
ہونگے۔ اس کا اندازہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ سارا عرب اس خبر سے گونج اُٹھا کہ وہ جو
دعوے کرتا تھا سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ خود بھاگ نکلا ہے۔ قوم کے
مقابلہ کی تاب نہ لاسکا۔ اُس راستباز کی بے بسی اور بے چارگی کا اندازہ کریں اور اسکے
چند گنتی کے ساتھیوں کے دلوں کی افسردگی کو خیال میں لائیں اور پھر اسکے مقابل خوش وخرم
اور خنداں دشمنوں کی انتہائی خوشیوں کا اندازہ کریں۔ اُس وقت سارا جہان کیا کہتا ہوگا یہی کچھ
کہتا ہوگا جو آجکل ہمارے متعلق کہا جا رہا ہے کہ "خاکسار کا بیڑا غرق ہوگیا" اس قسم کی پھبتیاں
اُن چند بھاگنے والوں کی اُس وقت بھی اُڑائی گئیں مگر آخر ہوا وہی جو خدا تعالیٰ نے کہا تھا
سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ پورا ہوا۔ جو فرمایا تھا اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ
الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ (سورہ قصص ۹) اُسی ذات کی قسم ہے کہ جس نے اِس قرآن کا

پڑھنا پڑھانا اور اس کی تبلیغ واشاعت اور اس پر عمل درآمد کرانے کا فرض تجھ پر
عائد کیا ہے۔ وہی ذات مکہ کی وادی میں جہاں تیرے لوٹائے جانے کا فیصلہ کیا ہے
تجھے ضرور لوٹائے گا۔ تقریباً آٹھ سال بعد مکہ کی وادیاں دس ہزار قدوسیوں کے نعرہ
اللہ اکبر سے گونجیں اور قریش مکہ ان کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر بھاگ گئے۔ یہی عادت اللہ
ہے جو انبیاءؑ کے ساتھ قدیم سے چلی آرہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

"وہ عجیب قادر ہے اور اُس کی پاک قدرتیں عجیب ہیں۔ ایکطرف
نادان مخالفوں کو اپنے دوستوں پر کُتّوں کی طرح مسلّط کر دیتا ہے۔
اور ایک طرف فرشتوں کو حکم کرتا ہے کہ ان کی خدمت کریں۔ ایسا ہی
جب دُنیا پر اُس کا غضب مستولی ہوتا ہے اور اُس کا قہر ظالموں پر
جوش مارتا ہے تو اُس کی آنکھ اُس کے خاص لوگوں کی حفاظت کرتی ہے
اگر ایسا نہ ہوتا تو اہلِ حق کا کارخانہ درہم برہم ہو جاتا اور کوئی اُس کو
شناخت نہ کرتا۔ اُس کی قدرتیں بے انتہا ہیں مگر بقدرِ یقین لوگوں پر
ظاہر ہوتی ہیں۔" (صفحہ ۳)

انبیاء کیساتھ سنّت اللہ

خدا تعالیٰ کی یہی سُنّت ہے کہ وہ شکستگی کے حالات
پیدا کر دیتا ہے جس سے دشمن یقین کر لیتا ہے کہ
خدا سازی اور افتراء پردازی کا تانا بانا اُدھڑ گیا۔ اور اس ظاہری شکستگی کا ڈھنڈورا
چاروں طرف اُڑایا جاتا ہے اُس سے انوکھی پیشگوئی کا اور چرچا ہوتا ہے۔ ہر کس وناکس
کے کان آشنا ہو جاتے ہیں کہ کسی بندہ خدا نے عظیم الشان دعویٰ اپنے منجانب اللہ

۵ سورہ قمر

ہونے کا کیا تھا عین اس وقت جب دنیا سمجھ رہی ہوتی ہے کہ پیشگوئی غلط ثابت ہوگئی…
حالات پلٹا کھاتے ہیں۔ دشمن کی خوشیاں خواب و خیال بن جاتی ہیں۔ اس کی
کامرانیاں تودہ ریگ ثابت ہوتی ہیں اور جو کاذب سمجھا جاتا ہے وہ آفتاب صداقت
ہو کر چمکتا ہے۔ چنانچہ سورۂ یوسف کی آخری آیات میں اس ناگہانی انقلاب عظیم کی صراحت
بایں الفاظ کی گئی ہے۔ حَتّٰىٓ اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ
كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ
الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ (آیت ۱۱۰) یعنی جب رسولوں پر مایوسی طاری ہونے لگتی
ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ گویا ان کی باتیں راس نہیں آئیں ہماری مدد آجاتی ہے اور وہ
جسے ہم چاہتے ہیں نجات پاتا ہے اور ہماری جنگ مجرم قوم کے ساتھ اٹل ہوتی ہے
یہ وہ سنت اللہ ہے جس کا دیکھنا ہمارے لئے پہلے سے مقدر ہو چکا تھا۔
چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اس بارہ میں وہی کلمات وحی جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے تھے ایکبار سے زیادہ الہام ہوئے۔ یعنی

دشمن اسلام کے عارضی غلبہ کی پیشگوئی

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ
يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ یہ الہام آپ کو کئی دفعہ ہوا۔ آخری دفعہ ۲۳ فروری ۱۹۰۷ء کو
یعنی آپ کی وفات سے تقریباً پندرہ ماہ قبل ہوا اور اس الہام کی تشریح میں حضور
فرماتے ہیں "یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ وقت آتا ہے کہ خدا کے نشانوں سے انکار
کی گنجائش نہیں رہے گی اور نشان ایسے طور سے کھلیں گے کہ منہ بند ہو جائیں گے"
(تذکرہ ص۶۷۷) یعنی جس طرح اہل مکہ کو ظاہری شادمانی کا موقع دیا گیا اور انہوں نے بڑے

فخر سے کہا نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ہم نے غلبہ پالیا اور اپنا انتقام لے چکے۔ اسی طرح اس
موعود ربانی کے ساتھ بھی ہوگا جو پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر کھڑا کیا
گیا تا اس کے ذریعہ نبیوں کے سردار کی ساری مرادیں پوری ہوں۔ ایک وقت آئیگا
کہ اس کے مخالف بھی کہیں گے نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ۔ یہ بعینہٖ وہی الفاظ ہیں جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوئے اور ہم قرآن مجید میں ان کی تلاوت کرتے ہیں۔
اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ۔ انتصار کے معنی مقابلہ میں غلبہ اور فتح
پانا۔ اور جس طرح آنحضرت صلعم کو دشمنوں کی اس جھوٹی فتح کے بارہ میں قبل از وقت
بتلایا گیا تھا سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یعنی یہ سارے جتھے مقابلہ میں
شکست کھائیں گے اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ ہو بہو انہی الفاظ میں حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہ الہام ہوا کہ آپ کے مخالفین کو بھی اسی طرح شکست ہوگی۔
اور وہ بھی پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ اور آپ کو قرآن مجید کی یہ آیت بھی دو دفعہ الہام ہوئی
اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَاۗدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ۔ اسی ذات کی قسم ہے
جس نے قرآن مجید کی تبلیغ و اشاعت کا کام تیرے سپرد کیا ہے وہی ذات تجھے تیری
جگہ یعنی قادیان واپس لوٹائے گی۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ کا یہ نشان پہلے حیرت انگیز طریقہ
سے پورا ہوا کہ تمام مخالفین دنگ رہ گئے اور ان کے منہ بند ہو گئے اسی طرح اب بھی اس
موعود کے مخالفین کے منہ بند ہو جائیں گے لیکن اس نشان کو اپنی پوری شان و شوکت کیساتھ
پورا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ دشمن کا بھی ایک وار نکلے۔ اسی طرح جس طرح …
وادی میں نکلا اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس وار کے متعلق
۲۹ مئی ۱۹۰۶ء کو بایں الفاظ الہام ہوا "دشمن کا بھی ایک وار نکلا۔ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ

تُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یعنی یہ دن خوشی وغمی شکست و فتح کے ہم نوبت بہ نوبت
لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں۔ (تذکرہ ص ۵۵۳) اس لئے ضروری تھا کہ پہلے دشمنوں کی جھوٹی
کا بھی کچھ سامان ہوتا اور وہ اپنی عارضی خوشی کے ترانے گاتے ہوئے پیشگوئی کے انتشار
اور اس کے پھیلانے کا سبب ہوں اور پھر اپنی ہزیمت و شکست سے اس پیشگوئی کی عظمت
کا اقرار کرنے پر مجبور ہوں کلماتِ وحی اَمْ يَقُولُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ
سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ
لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ کی تشریح جو سرزمین عرب میں ہوئی اور وہ واقعات جو مکہ
وادی میں رونما ہوئے اُن کی تاریخ من وعن ہمارے سامنے موجود ہے۔ یہ تاریخ ہم

ہماری ہجرت کے متعلق وحی الٰہی

واضح طور پر بتلاتی ہے کہ ضروری ہے کہ دشمن
کو اپنی آخری ہزیمت سے پہلے ایک غلبہ
کا موقع اسی طرح دیا جائے جس طرح پہلے دیا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی جماعت کو بھی اُسی طرح مرکز چھوڑنا پڑے جس طرح آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو اپنا مرکز چھوڑنا پڑا۔ (ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ
وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ) اور دونوں جماعتیں اپنی ہجرت اور اپنی فتح میں ایک
شان میں نمایاں نظر آئیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس موعود
ہجرت کے بارے میں اپنے الہام مَصَالِحُ الْعَرَبِ مَسِيْرُ الْعَرَبِ

ہماری ہجرت کے متعلق تیسری وحی الٰہی اور اسکی تشریح بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی تشریح کر
ہوئے فرما
ہیں:۔

"اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ عرب میں چلنا شاید مقدر ہو کہ ہم
عرب میں جائیں۔ مدت ہوئی کہ کوئی ۲۵-۲۶ سال کا عرصہ گذرا ہے،
ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے۔
تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔
انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں
پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع (یعنی پیرو) کے ذریعہ
سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی
کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔"

(تذکرہ ص ۵۱۷ ماخوذ از بدر جلد ۱ ۲۳ ص ۲)

الہام مسیر العرب جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت
ہجرت کے بارے میں استنباط فرمایا ہے اور بتلایا ہے کہ انبیاءؑ کے لئے یہی سُنّت اللہ
ہے کہ اُنہیں ہجرت کرنی پڑتی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ یہ موعودہ ہجرت
کے زمانہ میں ہو بلکہ آپ کے بعد آپ کے خلفاء میں سے کسی خلیفہ کے عہد میں
میں آئے۔ الہام مسیر العرب آپ کو ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ہوا اور اُسی وقت آپ
جماعت کی ہجرت کے متعلق استنباط فرمایا۔ اس کے بعد ۸ فروری ۱۹۰۶ء
نے ایک خواب دیکھا جس کا ذکر بایں الفاظ فرمایا:۔

ہجرت سے پہلے جماعت کا قائم ہونا اور اس کا پھیلنا ضروری ہے

"خواب میں دیکھا گیا
تھا کہ ہمارے باغ کے قریب
ایک نہر رواں ہے۔ میں

کہتا ہوں کہ اب باغ جلد چند روز میں پرورش پا جائے گا اور اگر پانی بھی نہ ملے گا تب بھی سرسبز ہو جاوے گا۔" فرمایا "اس کی تعبیر یہ ہے کہ باغ سے مُراد اپنی جماعت ہے اور نہر سے مُراد نصرت اور تائید الٰہی ہے جو شاخوں کے رنگ میں ظاہر ہوگی۔" (تذکرہ صفحہ ۵۳۹ ماخوذ از بدر جلد ۲ ۲ صفحہ ۲)

یہ نظارہ آپ نے ۸ رفروری ۱۹۰۶ء کو دیکھا اور اِس کے دو دن بعد یعنی ۱۰ رفروری کو ایک اور نظارہ دیکھا۔ فرمایا :-

"دیکھا ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے۔ ایک حاکم آیا اور اُس نے کھڑے ہوکر کہا کہ کیوں اِس جماعت کو منتشر نہ کیا جائے؟ مَیں نے کہا کہ اِس جماعت میں کوئی مخالفت نہیں۔ صرف تعلیم پاتے ہیں۔ پھر اس حاکم نے کہ گویا وہ ایک فرشتہ تھا۔ آسمان کی طرف مُنہ کرکے ایک دو باتیں کیں جو سمجھ میں نہیں آئیں۔ پھر اُس نے مجھے مخاطب کرکے کہا کہ سلام۔ اور چلا گیا۔" (تذکرہ صفحہ ۵۳۹)

۸ رفروری ۱۹۰۶ء کے نظارہ میں بھی آپ کو نہر اور باغ کی صورت میں دکھلایا گیا [کہ] یہ جماعت بڑھے گی اور شاخوں میں پھیلے گی اور دس فروری ۱۹۰۶ء کو بھی یہ دکھ[لایا] گیا کہ ایک جماعت کثیر آپ کے پاس ہے۔ اِس کثرت کے بعد ایک حاکم آیا اور اُس نے کھڑے ہوکر کہا کہ کیوں اِس جماعت کو منتشر نہ کیا جائے؟ اِس جماعت کثیر کو منتشر

جماعت کو منتشر کرنیکا خیال پیدا ہونا

کرنے کے ارادہ اور لفظ سلام سے [...] ہے کہ کسی حکومت کو ایسے وقت میں ج[...]

جماعت تعداد میں بڑھے گی اس کے منتشر کرنے کا خیال پیدا ہوگا۔ انتشار کی یہ تدبیر درحقیقت آسمانی تدبیر ہوتی کیونکہ وہ حاکم آیا تھا ایک فرشتہ تھا معلوم ہوا اور جماعت کو منتشر کرنے والی تدبیر کے ساتھ بظاہر ایک خطرہ سا نظر آتا ہے مگر نتیجہ اُس کا سلامتی ہوگا یعنی جماعتی انتشار کے منصوبہ سے جو خطرہ پیدا ہوگا اس سے نجات ملے گی۔ لفظ سلام خطرہ پیدا ہونے اور اس سے محفوظ رہنے کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ [illegible] دونوں خوابوں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دو دن کے وقفہ کے بعد دکھلائی گئیں واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جماعت بڑھے گی اور پھیلے گی۔ اور پھر اِس بڑھنے اور پھیلنے کے بعد اس کے تتر بتر کرنے کا خیال پیدا ہوگا۔ بظاہر یہ خیال حاکم کو پیدا ہوگا۔ مگر در اصل اِسکے پس پردہ فرشتوں کی تدبیر کارفرما ہوگی سطح زمین پر کوئی حادثہ یا کوئی تغیر رونما نہیں ہوتا تاوقتیکہ آسمان سے اس کا پہلے فیصلہ نہ ہو۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ قریشِ مکہ نے بغیر الٰہی مشیت اور بغیر آسمانی تدبیر کے پاک محمد مصطفٰےؐ نبیوں کے سردار کو مکہ سے نکلنے پر مجبور کیا تھا؟ ہرگز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "درحقیقت خدا تعالےٰ کا

انبیاءؑ کی عارضی مغلوبیت اور تدبیر الٰہی

انتظام یہی ہے کہ جو کچھ اجرام اور اجسام اور کائنات الجو میں ہو رہا ہے یا کبھی کبھی ظہور میں آتا ہے وہ صرف اجرام اور اجسام کے افعال شتر بے مہار کی طرح نہیں ہیں بلکہ اُن کے تمام واقعات کی زمام اختیار حکیم قدیر نے ملائک کے ہاتھ میں دے رکھی ہے جو ہر دم اور ہر طرفۃ العین اس قادر مطلق سے اذن پاکر انواع اقسام کے تصرفات میں مشغول ہیں۔ اور نہ عبث طور پر بلکہ سراسر حکیمانہ طرز سے

بڑے بڑے مقاصد کے لئے اس کرۂ ارض و سماء کو طرح طرح کی جنبش دے رہے ہیں اور کوئی فعل ان کا بے کار اور بے معنی نہیں۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام ص۸۹ طبع اول)

اور فرماتے ہیں:۔

"ایک پتہ بھی بجز اسکے امر کے نہیں گر سکتا۔" (کشتی نوح ص۳۰)

یقیناً اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ظاہری بے بسی نمایاں کر کے اپنی نصرت و مدد اسی قدر نمایاں کی۔ یہاں تک کہ دشمن پر ہر پہلو سے حجت قائم ہوئی اور اُن کی گردنیں جھک گئیں اور زبانیں بند ہو گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو خواب ۱۰ر فروری کو دکھلائی گئی اُس سے یہ نہیں پایا جاتا کہ جماعت کثیر کو منتشر کرنے کا صرف خیال ہی پیدا ہو گا بلکہ اس کے برعکس سلام سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دُنیا میں انتشار کی صورت آسمانی تدبیر کے ماتحت ضرور پیدا ہوگی اور ایک ایسے حاکم کے ذریعہ ہوگی جو اگر ابھی کھڑا ہی ہو گا کہ اُسے خیال پیدا ہوگا کہ یہ جماعت منتشر کی جائے یہ خطرہ پیدا ہوگا مگر اس خطرہ سے جماعت آسمانی تدبیروں کے ماتحت محفوظ ہو جائے گی۔ یہ انتشار کا خطرہ کس قسم کے حاکم کے ذریعہ ہوگا؟ اسکے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبل از وقت دکھلایا گیا۔ بلکہ اس بارہ میں جو نظارہ خواب میں دکھلایا گیا تھا اُس سے پہلے یہ الہام ہوا۔ یأتی علیک زمن کمثل زمن موسٰی۔ یعنی تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو موسیٰ کے زمانہ کی طرح ہوگا۔ یہ الہام ۱۹۰۲ء میں ۲۲ر دسمبر کو ہوا جو اخیر عشرہ رمضان کی پہلی رات تھی اور اسکے ایک ماہ بعد ۹ر جنوری ۱۹۰۳ء

ہماری ہجرت کے متعلق چوتھی واضح پیشگوئی

کو ایک خواب دکھلایا گیا جو درحقیقت اس الہام کی ہی تشریح ہے۔ فرمایا:۔

"دیکھا کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں۔ اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اُٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے، گاڑیوں، رتھوں وغیرہ کے ہے۔ اور وہ ہمارے بہت قریب آ گیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے تو میں نے بلند آواز سے کہا۔ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ۔ اتنے میں میں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔" (تذکرہ ص۴۳۹ ماخوذ از البدر جلد ۲ ص۱۱۳ حک)

كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ کے معنی یہ ہیں کہ فرعون اور اُس کا لشکر ہرگز قابو نہیں پائے گا۔ میرا رب کوئی نہ کوئی راہِ نجات ضرور پیدا کر دے گا۔ یہ وہی الفاظ ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مُنہ سے اُس وقت نکلے جب بنی اسرائیل انتہائی بے چارگی اور مایوسی میں یقین کر چکے تھے کہ وہ گھر گئے۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ کے یہ الفاظ سورہ شعراء آیت ۶۳ میں نقل کئے گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے بھی الہاماً یہی الفاظ شدید خطرہ کے وقت جاری ہوئے۔

یہ خواب آنے والے واقعات کے متعلق پوری تفصیل رکھتی ہے۔ اور
اِس خواب میں سَيَأْتِي عَلَيْكَ زَمَنٌ كَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰی
والے الہام کی پوری پوری تشریح موجود ہے۔ مصر کے گوسالہ پرستوں کے
انواع و اقسام کے مظالم سے دہشت زدہ ہو کر موسےٰ اور آپؑ کی قوم ملک
سے بھاگنے پر مجبور ہوئی اور پھر جب ان کا تعاقب کیا گیا اور حضرت موسےٰ
کی قوم نے سمجھا کہ اب کوئی راہِ فرار نہیں تو حیرت انگیز طریق سے انکے لئے
راہِ نجات پیدا کر دی گئی۔ اسی طرح اب بھی ہوگا۔ رَبُّ الْافواج اِس
طرف توجہ کرے گا۔ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۔ یہ تعاقب کرنیوالا
دشمن ہرگز کامیاب نہیں ہوگا۔ میرا رب ضرور اِس جماعت کے لئے بھی راہِ نجات
کا سامان اُسی طرح معجزانہ صورت میں پیدا کر دے گا جس طرح کہ حضرت موسےٰ
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھیوں بنی اسرائیل کے لئے پیدا کی گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام سَيَأْتِي عَلَيْكَ زَ
كَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰی اور اس الہام کی تشریح کرنے والی خواب سے جو ابھی
متعلق […] گئی ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے لئے بھی اپنے وطن سے بھاگ
اس بارہ میں جو […] جس طرح انگریزی حکومت کے براہِ راست ظلموں کی وجہ سے نہیں
بیان […] ك زَمَنٌ كَمِثْلِ […] کہ حکومت کے قیام کے ساتھ ایک سوچی سمجھی تدبیر کے ماتحت
مقدر تھا۔ اور […] انہ کی طرح ہوگا۔ […] واقع ہوئی حضرت موسیٰؑ اور بنو اسرائیل بھی گوسالہ پرست
بلکہ گوسالہ پرستوں […]
سفاکانہ جبر و ستم کی وجہ سے […] تاب نہ لا کر بھاگے تھے یہاں بھی ویسا ہی ہوا۔ اور جس طرح
[…] نے نجات کی راہیں بند معلوم دیتی تھیں اسی طرح ہم بھی سمجھیں
فرعونیوں کے جبر و ستم کی
بنی اسرائیل کے سا

کہ کوئی راہِ نجات نظر نہیں آتی۔ مگر ان مایوس کن حالات میں خارقِ عادت طریق سے
نجات کی راہ اچانک پیدا ہو جائے گی جس سے ساری دُنیا دنگ و ششدر رہ جائیگی۔
یہ انقلاب بہت ہی حیرت انگیز ہوگا۔ جیسا کہ اِس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو بایں الفاظ الہام ہوا:۔

"رفیقوں کو کہدو کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آگیا
ہے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔" (تذکرہ صفحہ ۵۹۲/۶۶۴)

مگر ان زبردست نشانوں کے ظہور اور عجائب در عجائب قدرت نمائی کے نشانات دکھلائے
جانے سے پہلے اُسی قسم کی کیفیت کا پیدا ہونا ضروری ہے جو نبیوں کے سردار پاک محمد مصطفےٰ
کے عہد مبارک میں مکہ کی وادیوں میں پیدا ہوئی۔ اور اُس واقعہ مغلوبیت کا بھی پیش
آنا لابدی تھا جو حضرت موسیٰؑ اور آپؑ کے ساتھیوں کے ساتھ مصر کی سرزمین میں
پیش آیا۔ دونوں زمانوں میں وطن سے بے وطن ہونا پڑا اور مغلوب ہونے کے بعد
پھر غلبہ ہوا۔ چنانچہ ایک واضح الہام اِس مغلوبیت کے بارے میں یہ ہے جو حضرت

ہماری مغلوبیت کے متعلق ایک واضح وحی الٰہی

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوا۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ
اَنَا وَرُسُلِيْ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ (خدا تعالےٰ نے یہ حتمی فیصلہ
فرما دیا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب ہوں گے اور وہ مغلوب ہونے کے بعد
غالب آئیں گے) اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔ ضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا
رَحُبَتْ ۔ رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۔" (تذکرہ صفحہ ۵۷۱/۶۲۶) یعنی وہ مغلوبیت
جو ہمارے لئے مقدر ہے نہایت ہی سخت ہے۔ سوائے خدا کے اور کوئی مددگار نہ ہوگا

اُسی ذاتِ یگانہ کو مدد کے لئے پکارا جائے گا۔ زمین فراخ ہونے کے باوجود ہم پر
تنگ ہو جائے گی۔ ہر احمدی کہے گا۔ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (اے میرے
رب میں مغلوب ہوں سو تو ہی مدد فرما) فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِیْقًا (اور ان
ظالموں کو پیس ڈال) زندگی کے فیشن سے دُور جا پڑے ہیں (ص ۶۳۶)

احباب! زمین کی تنگی اور ہماری بے کسی اور بے بسی کا زمانہ شروع ہو چکا ہے۔ آج
ہماری یہ حالت ہے کہ ایک بے آب و گیاہ شورہ زمین پر اپنی بساطِ مسافرت بچھانے
کے لئے غیروں کے دستِ نگر ہیں۔ اور جس قدر قابلِ رحم ہماری یہ مغلوبیت اور بے بسی
ہے یا آئندہ ہوگی اُسی قدر حیرت انگیز وہ انقلاب بھی ہوگا جس کے متعلق کہا گیا ہے
"رفیقوں کو کہہ دو کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آگیا ہے" خدا تعالیٰ
کی تقدیر میں ضروری تھا کہ ہم پہلے وطن سے بے وطن ہوں اور زمین اپنی فراخی کے
باوجود ہمارے لئے تنگ ہو جائے۔ یہ مغلوبیت اور یہ بے وطنی و سرگردانی نشان ہے
خدائے ذو الجلال کی اُس قادرانہ تجلّی کا جو ساری دُنیا کی آنکھوں کو خیرہ کرنے والا ہوگا

ہماری مغلوبیت اور ہجرت کے متعلق ایک واضح اور مفصّل خواب

اِس موعودہ مغلوبیت اور ہجرت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو خبر کلماتِ وحی کے ذریعہ
دی گئی اس کے متعلق ایک مفصّل نظارہ بھی بذریعہ خواب دکھلایا گیا تھا جسے آپ نے
آئینہ کمالاتِ اسلام میں بزبانِ عربی شائع فرمایا۔ اسکے الفاظ یہ ہیں:۔

وَرَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَأَنِّیْ أَسْرَجْتُ جَوَادِیْ۔ لِبَعْضِ
میں نے خواب میں دیکھا گویا میں نے اپنے گھوڑے پر زین ڈالی ہے۔ کسی اپنی
مُرَادِیْ۔ وَمَا أَدْرِیْ أَیْنَ تَأَهُّبِیْ وَأَیُّ أَمْرٍ مَطْلَبِیْ۔ وَکُنْتُ
غرض کی خاطر۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ میری یہ تیاری کدھر کو ہے اور میرا مقصود کیا ہے۔ اور میں

أحسّ فِی قلبی أنّنی لأمرٍ من المشغوفین۔ فامتطیت
اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھے کسی بات کی دھن ہے۔ سو میں سوار ہو گیا
جوادی باستصحاب بعض السلاح۔ متوکّلاً علی الله کسنّة
اپنے گھوڑے پر۔ اپنے ساتھ بعض ہتھیار بھی لئے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے جیسے
أهل الصلاح۔ ولم أکن کالمتباطئین ثمّ وجدتنی کأنّی
نیکوں کا طریق ہے۔ لیکن میں کاہل لوگوں کی طرح نہ تھا۔ پھر میں نے ایسا محسوس کیا کہ
مررت علی خیل قصدوا متسلّحین داری۔ لإهلاکی
بعض سوار [illegible] ہتھیار بند ہو کر میرے گھر کا قصد کر رہے ہیں تاکہ مجھے ہلاک
وتباری۔ وکأنّهم یجیئون لإضراری۔ منخرطین۔ وکنت
اور برباد کر دیں۔ گویا وہ اکٹھے ہو کر مجھے ضرر پہنچانے آ رہے ہیں۔ اور میں
وحیداً ومع ذلک رأیتنی أنّی لا أبالی من خوف۔ غیر
تنہا ہوں۔ باایں ہمہ میں دیکھتا ہوں کہ مجھے کوئی خوف نہیں [illegible]
عدد وجدتها من الله کعوف۔ وقد ألفیت أن أکون من
[illegible]
القاعدین۔ والمتخلّفین الخائفین فانطلقت مجدّاً
پس ماندہ۔ خوف زدہ لوگوں میں ہوں۔ پھر میں تیزی سے چل پڑا
الی جهة من الجهات۔ مستقریاً أربی الذی کنت أحسبه
ایک جہت کی طرف۔ اپنے اس مقصد کو ڈھونڈتا ہوا جسے میں سمجھتا ہوں
من أکبر المهمّات۔ وأعظم المثوبات فی الدنیا والدین
کہ ایک بہت بڑی مہم ہے۔ اور دین و دنیا میں بڑے ثواب کا کام ہے
اذا رأیت ألوفاً من الناس۔ فارسین علی الأفراس۔ یأتون
دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ ہزاروں لوگ گھوڑوں پر سوار ہیں۔ وہ میری طرف
إلیّ متسارعین ففرحت برؤیتهم کالخبّازین۔ ووجدت
تیزی سے آ رہے ہیں۔ میں انہیں دیکھ کر شیر کی طرح خوش ہوا اور میں نے اپنے
فی قلبی حولاً للحجاس۔ وکنت أتلوهم کتلو الصیادین
دل میں ان کا مقابلہ کرنے کی طاقت پائی اور میں ان کا تعاقب کرنے لگا جیسے شکاری تعاقب کرتے ہیں
ثمّ أطلقت الفرس علی آثارهم۔ لأدرک من فعل أخبارهم
پھر اپنے گھوڑے کو تیزی سے ان کے پیچھے ڈالا۔ تاکہ ان کی حقیقتِ حال دریافت کروں
وکنت أتیقّن أنّنی لمن المظفّرین۔ فدنوت منهم فاذا
اور مجھے پختہ یقین تھا کہ میں ہی فتح یاب ہوں گا۔ تب ان کے قریب ہوا تو کیا دیکھتا ہوں
هم قوم دروس البزّة کریه الهیئة میسمهم کمیسم
کہ وہ پھٹے پرانے کپڑوں والے مکروہ شکل لوگ ہیں۔ ان کی وضع قطع
المشرکین ولباسهم لباس الفاسقین۔ ورأیتهم مطلقین
مشرکوں کی سی ہے۔ اور ان کا پہناوا نافرمان لوگوں کی طرح ہے اور میں نے انہیں دیکھا کہ وہ
أفراسهم کالمغیرین۔ وکنت أقیّد لحظی بأشباحهم
اپنے گھوڑے سرپٹ دوڑا رہے ہیں جیسے غارتگر [illegible]
کالرائین وکنت أسارع إلیهم کالکماة وکان
جیسا کہ بیداری میں دیکھنے والے دیکھتے ہیں اور میں ان کی طرف تیزی سے بڑھتا تھا جیسے بہادر سپاہی بڑھتے ہیں

فرسی کأنّه یزجیه قائد الغیب کازجاء الحمولات
اور میرے گھوڑے کو گویا قائد آسمانی اس طرح چلا رہا ہے جیسے اونٹوں کو
بالحداة وکنت علی طلاوة اقدامه کالمستطرفین
حدی خواں چلاتا ہے اور میں اسکی خوبصورتی اور سبک روی پر تعجب کرتا ہوں۔
فما لبثوا ان رجعوا متدهدها الی خمیلتی لیزاحموا
پھر وہ جلدی ہی لوٹے اور میرے باغ پر دھاوا کرکے ٹوٹ پڑے تاکہ وہ
حولی وحیلتی ولیتلفوا ثماری ویزعجوا اشجاری
میری طاقت و تدبیر کا مقابلہ کریں اور میرے پھلوں کو اور میرے درختوں کو برباد کریں۔
ولیشنوا علیها الغارات کالمفسدین۔ فاوحشنی
اور مفسدوں کی طرح میرے باغ پر ڈاکہ ڈالیں۔ میں بے چین ہوگیا کہ
دخولهم فی بستانی وادهشتُ باغرافهم وولوجهم
وہ میرے باغ میں داخل ہوگئے ہیں اور انکے تیزی سے آنے اور باغ میں گھسنے پر ششدر ہوگیا
فیها۔ فضجرت ضجرا شدیدا وقلق جنانی وشهد
اور میں بیقرار ہوگیا اور میں
مجھے سخت گھبراہٹ ہوئی
توسمی انهم یریدون ابادة اثماری وکسر
سمجھ گیا کہ وہ میرے پھلوں کی بربادی اور میری شاخیں توڑنے کا ارادہ
اغصانی فبادرت الیهم وظننت ان الوقت من
رکھتے ہیں۔ تو میں ان کی طرف جلدی سے اٹھا اور مجھے خیال آیا کہ یہ وقت
محاشی اللاواء۔ وصادت ارضی موطن الاعداء۔
ہولناک مصیبتوں کا ہے۔ اور یہ کہ میری زمین دشمنوں کا وطن بن گئی ہے
واوجست فی نفسی خیفة کالضعیفین
اور میں نے اپنے دل میں ڈر محسوس کیا۔ کمزوروں اور
المرزودین۔ فقصدت الحدیقة لافتش الحقیقة
خوفزدہ لوگوں کی طرح۔ اور باغ کی طرف گیا تا حقیقت معلوم کردوں۔
فلمّا دخلت حدیقتی واستشرفت بتحدیق حدقتی
جب میں اپنے باغ میں داخل ہوا اور ادھر ادھر اپنی نگاہ دوڑا کر بغور دیکھا
واستطلعت طلع مقامهم رأیتهم من مکان
اور انکے اصل مقام کا پتہ لگانا چاہا تو میں نے انہیں فاصلہ پر دیکھا۔
بعید فی بحبوحة بستانی ساقطین مصروعین
کہ میرے باغ کے وسط میں وہ گرے پڑے ہیں
کالمیتین۔ فافرخ کربی وامن سربی۔ وبادرتُ
مُردوں کی طرح۔ تب میری گھبراہٹ دور ہوئی۔ اور مجھے چین آیا۔ میں جلدی کہ
الیهم جذلا وباقدام الفرحین۔ فلمّا دنوت
انکی طرف خوشی خوشی بڑھا جیسا کہ خوش و خرم لوگ قدم اٹھاتے ہیں جب میں ان کے
منهم وجدتهم اصبحوا فرسی سکوت نفس
قریب پہنچا تو میں نے انکو ایسے پایا جیسا کہ وہ یکدم ہی موت کا شکار ہوئے ہیں
واحد میتین ذلیلین مقهورین۔ سلخت
مُردہ ہیں نہایت ہی ذلت و خواری کی حالت میں ہیں۔ کھالیں انکی اتاری ہوئیں

جلودهم وشجّت رؤسهم وذعطت حلوقهم
سران کے پھوڑے ہوئے۔ گردنوں پر چھری پھری ہوئی
وقطعت ایدیهم وارجلهم وصرعوا کالممزقین
ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے۔ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گر پڑے ہیں۔
واغتیلوا کالذین سقط علیهم صاعقة فکانوا
وہ لوگ اسی طرح اچانک لقمۂ اجل بن گئے۔ کہ جیسے ان پر بجلی گری ہے۔ اور وہ
من المحرقین۔ فقمت علی مصارعهم عند
جل کر بھسم ہوگئے ہیں۔ اور جہاں وہ گرے پڑے تھے وہاں پہنچکر میں کھڑا ہوگیا۔
التلاقی۔ وعبراتی یتحدرن من ماقی وقلت
اور میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور میں کہہ رہا تھا کہ
یا ربّ روحی فداء سبیلك لقد تبت علیّ و
اے میرے رب تیری راہ میں میری جان قربان ہو۔ تو نے مجھ پر رحم کیا اور
نصرت عبدك بنصرة لا یوجد مثلها فی
تو نے اپنے بندے کی ایسی نصرت فرمائی ہے جس کی نظیر دنیا میں نہیں۔
العالمین“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۲)

واضح الفاظ میں پیشگوئی کہ سرزمین قادیان دشمن کا وطن بن جائیگی مگر آخر وہ تباہ ہوگا

اس نظارہ میں موعودہ مغلوبیت کی تفاصیل اور پھر آخری غلبہ کی کیفیت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام مہتم بالشان پیشگوئیوں میں یہی طریق نظر آتا ہے کہ بذریعہ کلمات وحی والہام آنے والے حادثہ کے متعلق اطلاع بھی دی گئی ہے اور پھر اسکے علاوہ کشف یا خواب کے ذریعہ اس کے وقوع پذیر ہونے کی صورت و شکل بھی واضح کی گئی ہے۔ چنانچہ اس خواب کے نظارہ میں جو تفاصیل بتلائی گئی ہیں وہ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ کی پیشگوئی کی پوری تفصیل بیان کرتی ہیں۔ اس تفصیلی منظر کی اہم باتیں یہ ہیں:-

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کسی اہم خدمت کے لئے

مامور ہونا۔

(۲) یہ مفوضہ خدمت دشمنِ اسلام سے مقابلہ کرنا ہے۔

(۳) نہایت معمولی ساز و سامان کا ہونا۔ سارا بھروسہ الٰہی مدد پر ہے۔

(۴) اس مقابلہ کے وقت ایک مکروہ شکل، بوسیدہ میلے کچیلے لباس میں ملبوس، مشرکوں کی سی ہیئت و صورت، گندے اخلاق والی قانون شکن، فسادی قوم کا گھوڑوں پر سوار ہو کر حملہ آور ہونا اور ڈاکہ زنی کرنا۔

(۵) ان لوگوں کا حضورؑ کے باغ میں داخل ہو کر اس کے پودوں کو کاٹنے اور شاخوں کو تباہ و برباد کرنے کا ارادہ کرنا۔

(۶) صَارَتْ اَرْضِيْ مُوْطِنَ الْاَعْدَاءِ۔ سرزمینِ قادیان کا ان لوگوں کا وطن ہو جانا۔

(۷) اسی اثناء میں کہ دشمن آپؑ کے باغ میں ہیں اُن کا خود تباہ و برباد ہو جانا گویا ان پر بجلی گری ہے۔

(۸) اس ناگہانی کامیابی پر شکرگزاری کے احساس میں آپؑ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہونا۔ اور آپؑ کا اللہ تعالیٰ کو یہ مخاطب کرنا کہ نصرت عبدك بنصرةٍ لا يوجد مثلهٗ في العالمين۔ یعنی تو نے ایسی حیرت انگیز مدد فرمائی ہے کہ جس کی نظیر دُنیا میں نہیں۔

یہ آٹھ باتیں اس نظارہ میں دکھلائی گئیں اور جو بات خاص طور پر قابلِ توجہ ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی سرزمین ایسے دشمنوں کا وطن بن گئی جو فاسق، فاجر، مکروہ

سرزمینِ قادیان پر قابض ہونیوالوں کا واضح حلیہ!

شکل۔ گندے میلے کچیلے لباس میں ملبوس ہیں جنکے عقائد بھی مشرکوں جیسے ہیں

کیا اِس تفصیل کے بعد کسی مزید وضاحت کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے کہ ہماری معلوبیت، ہماری ہجرت اور ہماری موعودہ بے وطنی کا ماجرا کس صورت و شکل میں اور کس قماش کے لوگوں کے ذریعہ وقوع میں آنا مقدّر تھا ہمارے ارض حرم کا انجام گذشتہ سال کیا ہوا؟ صَارَتْ مُوْطِنَ الْاَعْدَاءِ دشمنوں کا وطن بن گیا۔ کن دشمنوں کا وطن؟ فاسق فاجر، نہایت مکروہ شکل، گندے لباس والے سنگدل دشمن کا وطن۔ کس طرح؟ غارتگری اور یلغار، خونریزی کی سفاکی سے جس سفاکی اور خونریزی سے یہ ہنگامہ برپا ہوا وہ ابھی آنکھوں میں تازہ ہے۔ وہ سفاکی اور بربریت ایسی تھی کہ درندوں کی درندگی بھی اس کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ کہتے ہیں کہ زمین پر ایک گرے پڑے انسان پر کُتّا حملہ نہیں کرتا اور شیر معصوم بچّہ کو دیکھ کر مُنہ ایک طرف موڑ لیتا ہے۔ ریچھ نہایت خونخوار اور تند درندہ مانا گیا ہے۔ مگر ریچھ کے متعلق مشہور ہے کہ صنفِ نازک پر حملہ نہیں کرتا۔ مگر پنجاب کی سرزمین میں جس وحشت اور درندگی کا ارتکاب کیا گیا اس میں کُتّے کے اس قسم کے رحم کا احساس، شیر کا سا استغناء اور ریچھ کی سی رأفت و شفقت کا شائبہ تک نہ تھا۔ نہ بوڑھوں پر رحم کیا گیا، نہ شیر خوار بچوں پر ترس آیا اور نہ ماتا کا پاس کیا گیا بلکہ رات کی تاریکی میں خواب غفلت میں سوئے ہوئے اور گرے پڑے نہتّے لوگوں پر سود مائی بل نکالے

گئے۔ جس قسم کی پست ذہنیت اور پست اخلاق کا مظاہرہ سکھ قوم کی طرف سے ہوا ایسا کبھی کسی قوم نے نہیں دکھلایا اور دنیا میں سنگدلی کا نمونہ اس بربریت کے ساتھ اور اس وسیع پیمانہ پر نہ کبھی پہلے ہوا اور نہ آئندہ شاید ہو۔ لوطؑ کی بستی میں بھی وہ بے حیائی اور فسق و فجور کا ارتکاب نہیں کیا گیا جو پنجاب کی سرزمین میں مکروہ شکل اور گھنونے لباس والے انسانی درندوں کے ہاتھوں سے ہوا۔ اور مجھے اس سے زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ گذشتہ سال کا حشر آپ سے آپ پتہ دیتا ہے کہ ہماری مغلوبیت اور ہماری بے وطنی کے بارے میں جو پیشگوئی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی اور جس طرح پیشگوئی کا یہ انذاری پہلو پورا ہوا ٹھیک اُسی طرح غلبہ کی بشارت بھی اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ پوری ہوگی اور حیرت انگیز طریق کے ساتھ پوری ہوگی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اپنی ذات کی قسم کھا کر یہ وعدہ فرمایا ہے لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ۔ وہ ضرور بضرور تمہیں قادیان دوبارہ لوٹائیگا کلماتِ وحی اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ

قادیان کو ہمارے دوبارہ لوٹنے کے بارہ میں پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۸۹۷ء کے شروع میں الہام ہوئے۔ اور مقدمہ مارٹن کلارک کی وجہ سے جب آپؑ کو قادیان سے باہر گورداسپور رہنا پڑا تو آپؑ نے اپنے اس الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"مقدمہ سے تین ماہ پہلے مندرجہ ذیل الہام ہوئے تھے:-

(۱) قَدِ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ (۲) مَا هٰذَا اِلَّا تَهْدِيْدُ

الْحُكَّامِ۔ (۳) اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ یعنی تجھ پر اور تیرے ساتھ کے مومنوں پر مواخذہ حُکّام کا ابتلاء آئے گا۔ وہ ابتلاء صرف تہدید (دھمکی) ہوگا۔ اس سے زیادہ نہیں۔ وہ خدا جس نے خدمتِ قرآن تجھے سپرد کی ہے پھر تجھے قادیان واپس لائیگا" (تذکرہ ص۲۹۵ ماخوذ از کتاب البریہ ٹائیٹل پیج)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقدمہ کے ایام میں اپنے اِس الہام سے یہ استدلال فرمانا انبیاء علیہم السلام کی سُنّت کے مطابق تھا کہ وہ ہر ابتلاء میں اللہ تعالےٰ کے کلام میں تسلی ڈھونڈتے اور اس سے نیک فال لیتے ہیں اور خدا تعالےٰ بھی ان کے ساتھ (اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ) انکی حُسن ظنی کے مطابق سلوک فرماتا ہے۔ اور آپؑ اس سنگین مقدمہ سے بری ہو کر قادیان سلامت واپس لوٹے۔ مگر الہام لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ کے ساتھ ہی یہ الفاظ

ہماری یہ ایسی عظیم الشان قہاری تجلی کے ماتحت ہوگی

بھی ہیں اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔ یَاْتِیْکَ نُصْرَتِیْ۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوالْمَجْدِ وَالْعُلٰی۔

یعنی میں فوجوں کے ساتھ اچانک تیری مدد کو آؤں گا۔ میری مدد آئے گی میں رحمان ہوں بزرگ شان اور بہت بلند۔ یہ الفاظ بتلاتے ہیں کہ قادیان کو یہ ہمارا لوٹنا بہت مہتم بالشان نوعیت کا ہوگا۔ یہ ایسا ہی لوٹنا ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کی طرف دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ لوٹنا تھا۔ قرآن مجید کی آیت اِنَّ

الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ درحقیقت
فتح مکہ کی پیشگوئی پر مشتمل ہے اور یہی آیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
پر بھی دوبارہ الہاماً نازل ہوئی۔ اس لئے اِس الہام کا مفہوم بھی یہی ہے کہ قادیان
سے ہم پہلے اسی طرح نکالے جائیں گے جس طرح مکہ کی وادی سے آنحضرت صلعم
اور آپ کے ساتھیوں کو نکلنا پڑا تھا۔ اور پھر کئی ایک فوج کشیوں کے نتیجہ میں
قادیان کو اسی طرح لوٹیں گے جس طرح ہمارے آقائے نامدار نبیوں کے سردار
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی لوٹے تھے اور جیسا کہ آنحضرت صلعم
کی ہجرت اور آپ کی واپسی کے درمیان ایک کٹھن اور صبر آزما وقفہ پیدا ہو گیا تھا
ایسا ہی ضروری ہے کہ قادیان سے ہماری بھی اسی قسم کی ہجرت ہو اور پھر اس
ہجرت کے بعد ایک صبر آزما کٹھن وقفہ پیدا ہو۔ ہماری بے وطنی اور قادیان کے
درمیان ایک ایسی دیوار حائل ہو جائے جس کو گرانے اور دور کرنے کے لئے فوجوں کی
ضرورت ہو کیونکہ الہام اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ
اِلٰی مَعَادٍ کے بعد سَاٰتِیْکَ مَعَ الْاَفْوَاجِ بَغْتَۃً۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ
ذُو الْمَجْدِ وَالْعُلٰی کسی غیر معمولی تجلی پر دلالت کرتے ہیں۔ ان الفاظ میں بہت
عظیم الشان فوج کشی کے بارہ میں پیشگوئی کی گئی ہے جو ذریعہ بنیگی ہماری واپسی کا
اسلئے ان الفاظ کی عظمت کا تعلق قادیان سے عارضی سفر اور اس سفر کے بعد معمولی واپسی
تک ختم نہیں ہو جاتا۔ رَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ کے تعلق میں واقعات جو آنحضرت صلعم
عہد مبارک میں رونما ہوئے اور وہ واقعات جو اب رونما ہوئے ہیں پُرشوکت و پُررعب
الفاظ کی آپ سے آپ ترجمانی کرتے ہیں۔ یہ بات کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قَدِ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ اور لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ والے الہاموں سے مقدمہ
ٹن والے ابتلاء کے وقت محض تفاؤل کے طور پر استدلال فرمایا تھا۔ اس امر سے ظاہر
ہے کہ آپ نے اپنے الہامات کی بعد میں جو ترتیب وقتاً فوقتاً باعتبار شانِ نزول کے قائم
کی ہے۔ ان میں اِنْ ھٰذَا اِلَّا تَھْدِیْدُ الْحُکَّامِ والے الہام کو جو بوقت مقدمہ
ٹن کلارک ہوا تھا نظر انداز کر دیا ہے اور باقی الہامات کو جو مقدمہ سے تین ماہ قبل ہوئے
بالکل الگ ترتیب دی ہے ایسی ترتیب جو پُرشوکت اور پُرجلال تجلی اور عظیم الشان
فتح پر دلالت کرتے ہیں۔ قادیان سے نہ ہمارا نکلنا معمولی ہے اور نہ قادیان کو ہمارا
لوٹنا معمولی۔
میں ابھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک خواب کا ذکر کر چکا ہوں
جس میں قادیان میں ہماری مغلوبیت اور قادیان کا ایک مکروہ اخلاق دشمن کا وطن بنجانا
دونوں باتیں خواب میں آپ کو واضح طور پر دکھلائی گئیں۔ اسی طرح آپ کو یہ بھی دکھلایا
گیا کہ قادیان سے ہماری جدائی
کا وقفہ معمولی سفر والا وقفہ نہ
ہوگا بلکہ ہولناک صورت اختیار

قادیان سے ہماری جدائی کا وقفہ غیر معمولی
اور واپسی کی راہ خطرناک ہوگی۔

کرے گا۔ آپ نے اپنی خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی
طرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک دو آدمی ساتھ ہیں کسی نے کہا راستہ بند ہے۔ ایک بڑا بحرِ ذخار
چل رہا ہے میں نے دیکھا کہ واقعہ میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے
اور پیچ در پیچ جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں اور یہ راہ بڑا خوفناک
ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۴۲۳۔ البدر جلد ۱ ملا صفحہ ۷۶۔ ۲ جنوری ۱۹۰۳ء) یہ خواب یَاْتِیْ

مَا يَلِيكَ زَمَنٌ كَمِثْلِ زَمَنِ مُوسٰى کے الہام کے بعد دوسرے دن دکھلائی گئنے والا ہوگا۔ قادیان سے ہماری بے وطنی اور قادیان کو ہماری واپسی کے درمیان
جس رات یہ خواب دکھلائی گئی اسی رات آپ کو یہ الہام بھی ہوا اِنَّہٗ کَرِیْمٌ تَمَشّٰی بہت بڑی رکاوٹ پیدا ہوگی اور واپس جانے کا راستہ دشوار گزار اور بڑا خوفناک
اَمَامَکَ وَعَادٰی مَنْ عَادٰی یعنی "وہ کریم ہے۔ وہ تیرے آگے آگے چلتا ہے جائے گا۔ وہ راستہ کھلیگا اور روک دور ہوگی مگر ایک وقفہ کے بعد۔ لَرَآدُّکَ اِلٰی
جس نے تیری عداوت کی گویا اس (خدا) کی عداوت کی۔" حضورؑ نے اس الہام کا ذکر کر کے یہ عظیم الشان پیشگوئی کس طرح ظہور میں آئے گی؟ زور آور حملوں کے ذریعہ اور
کر کے فرمایا "کل جو الہام ہوا حیرت انگیز طریق سے۔ اور اسی شان و شوکت کے ساتھ جس طرح یہ پیشگوئی پہلے ظہور
يَأْتِي عَلَيْكَ زَمَنٌ كَمِثْلِ ... آئی ٹھیک پہلے کی سی قادرانہ شان و شوکت سے یہ سب کچھ وقوع پذیر ہوگا۔
زَمَنِ مُوسٰى یہ اسی الہام سے ... یہاں یہ سوال اٹھایا جا سکتا ہے کہ اپنی ہجرت کے متعلق یہ جو کچھ اب الہاموں اور

حضرت موسٰیؑ اور بنی اسرائیل والی ہجرت کی طرح ہماری ہجرت ہوگی

آگے معلوم ہوتا ہے ...... دونوں کا تعلق آپس میں ضرور ہے۔ یہاں بھی موسوی ... کو پیش کر کے کہا جا رہا ہے کہ موجودہ انقلاب سے قبل بھی ہم انہیں پڑھ کر یہی
عَادٰی کا قافیہ ملتا ہے اور پھر تورات میں اسی قسم کا مضمون ہے کہ خدا نے موسٰیؑ سے ... تھے کہ قادیان سے ہمیں ہجرت کرنی پڑیگی تو اس کا جواب یہ ہے کہ یقیناً یہ الہام
کہ تو چل میں تیرے آگے چلتا ہوں۔" (تذکرہ صفحہ ۴۲۳) یعنی حضرت موسٰیؑ اور بنی اسرائیل ... اور خوابیں پڑھ کر
والی ہجرت ہمارے لئے بھی مقدر ہے۔ الہام يَأْتِي عَلَيْكَ زَمَنٌ كَمِثْلِ زَمَنِ مُو... ہمیں یہی احساس

موجودہ انقلاب سے بہت پہلے اسی موعودہ ہجرت کے متعلق ہمارے اندیشے اور اسکے متعلق ہماری تدبیریں!

انقلاب سے پہلے بھی
اور الہام اِنَّہٗ کَرِیْمٌ تَمَشّٰی اَمَامَکَ کے بعد بذریعہ خواب ان دونوں الہ... ہوتا تھا کیونکہ یہ الہامات اور یہ خوابیں اپنے الفاظ اور مفہوم میں واضح ہیں۔ ایسی
کی تشریح کی گئی اور بتلایا گیا کہ ہماری بے وطنی کس قسم کی ہوگی۔ آپ نے ... نہیں کہ کسی گہرے تدبر اور غور و خوض یا دور کی تاویلوں کی محتاج ہوں۔ چنانچہ صاحبزادہ
سے باہر کسی اور جگہ دیکھا اور قادیان واپس جانا چاہا مگر سامنے ایک بہت بڑا ... حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے انہی الہامات اور خوابوں کی بنا پر حضرت
ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور وہ سانپ کی طرح چلتا ہے اور راستہ بڑا خوفناک ہے۔ یہ دیکھ ... خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ۲۶ اپریل ۱۹۳۸ء یعنی موجودہ واقعات
آپ یہ کہتے ہوئے واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں۔ اس خواب سے بھی ظاہر ہے ... کے رونما ہونے سے قریباً دس سال پہلے ایک خط لکھا کہ حضرت مسیح موعود
لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ والی پیشگوئی کسی معمولی سفر کی واپسی ہی سے تعلق نہیں رکھتی ... علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات کو پڑھ کر یہ اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں قادیان
قادیان کو چھوڑنا معمولی ہوگا اور نہ قادیان کو ہمارا لوٹنا معمولی۔ موسٰی علیہ السلام ...
بے وطنی کی طرح ہماری بے وطنی ہوگی اور ہمارا لوٹنا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ لوٹنے کی ... وقت ہجرت بھی کرنی پڑیگی۔ اس خط کا ذکر صاحبزادہ صاحب نے گذشتہ سال

اگست میں قادیان میں مجھ سے بھی فرمایا۔ اس خط کا جو جواب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز نے دیا اُس میں آپ نے ان کے اِس اندیشہ کی نہ صرف تائید فرمائی بلکہ ا
ہجرت کو بطور ایک امرِ واقعہ کے یقین کرتے ہوئے مناسب تدابیر اختیار کرنیکے بارے
ہدایات بھی دیں اور ان ہدایات پر عمل بھی کیا گیا۔ صاحبزادہ صاحب کا یہ خط اور آ
جواب دونوں ۳۰ ستمبر ۱۹۴۷ء کے "الفضل" میں شائع ہو چکے ہیں اور وہ خط معہ جواب

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آجکل میں تذکرہ کا کسی قدر بغور مطالعہ کر رہا ہوں مجھے بعض الہامات وغیرہ
سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ شاید جماعت احمدیہ پر یہ وقت آنیوالا ہے کہ اُسے عارضی طور
پر مرکزِ سلسلہ سے نکلنا پڑے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورتِ حال غالباً گورنمنٹ
کی طرف سے پیدا ہو جائیگی۔ اگر میرا یہ خیال درست ہو تو اس وقت کے پیشِ نظر
ہمیں کچھ تیاری کرنی چاہیئے۔ مثلاً مذہبی اور قومی یادگاروں اور شعائر اللہ کی
حفاظت کا انتظام وغیرہ۔ تا اگر ایسا وقت مقدر ہے تو جماعت کے پیچھے ان کی
حفاظت رہے اور نشانات محفوظ رہیں۔ اسی طرح دوسری باتیں سوچ رکھنی
چاہیئیں۔ فقط والسلام۔ مرزا بشیر احمد ۲۶/۸/۴۶"

اِس خط پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ نوٹ تحریر فرمایا ہے:۔

"عزیزم مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مَیں تو بیس سال سے یہ بات کہہ رہا ہوں۔ حق یہ ہے کہ جماعت ابتک اپنی پوزیشن
کو نہیں سمجھی۔ ابھی ایک ماہ ہوا مَیں اِسی سوال پر غور کر رہا تھا کہ مسجد اقصیٰ وغیرہ

کے لئے گھر سے زمین دوز نشان لگائے جائیں جس سے دوبارہ مسجد تعمیر ہو سکے۔
اسی طرح چاروں کونوں پر دُور دُور مقامات پر مستقل زمین دوز نشانات لگائے جائیں
جن کا راز مختلف ممالک میں محفوظ کر دیا جائے تا کہ اگر ان مقامات پر دشمن حملہ
کرے تو ان کو از سرِ نو اپنی اصلی جگہ پر تعمیر کیا جا سکے۔ پاسپورٹوں کا سوال بھی
اسی پر مبنی تھا۔ دستخط مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)"

پھر آثارِ مقدسہ کے نشانات بھی محفوظ کئے گئے کتابوں کے سیٹ بھی بیرونی ممالک
بھیجے اور محفوظ کئے گئے اور ہمیں اس ناگہانی ہجرت کی تیاری کے لئے جو ہدایات اُس
دی گئیں اُن پر ہم نے عمل بھی کیا۔ پس یہ کہنا بالکل بے معنی ہے کہ یہ الہامات و
گویا ایک نئی شئے ہے اور ہم اس کا مفہوم نیا پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ بہت دیر سے

...گوئیاں پوری ہونے سے پہلے ان کا تصوّر ...طور پر اجمالی ہوتا ہے

ہمارے دلوں میں اس موجودہ ہجرت کا خدشہ تھا۔ بیشک جس تفصیل کیساتھ یہ الہامات اور
...پوری ہوئی ہیں یہ تفصیل ہمارے ذہن میں پہلے نہ تھی تفصیلی نقشہ گو مجملاً ان الہاموں
...ایوں میں موجود ہے مگر ہمارے ذہن واقعات ظاہر ہونے سے پہلے اس اجمالی
...والی تفصیل کے ساتھ سمجھنے سے طبعاً قاصر تھے۔ کیونکہ یہ عالم غیب سے تعلق رکھنے
...تھیں انسانی دماغ کی سوچی سمجھی باتیں نہ تھیں کہ ذہن اپنا ساختہ پرداختہ جیسا
...نے بنایا ویسا اُسے سمجھتا۔ بلکہ عالم الغیب خدا کی طرف سے بطور پیشگوئی یہ سب
...تھیں اور پیشگوئیوں کے سمجھنے میں ہمیشہ سے یہی سُنّت اللہ رہی ہے کہ سُننے
...کے ذہن میں اس کا ایک اجمالی نقشہ آجاتا ہے۔ مثلاً یہ کہ کامیابی ہوگی اور دشمن

ضرور مغلوب اور ہلاک ہوگا۔ اُس دن ہوا اور بادل کے ذریعہ سے مدد دی جائیگی۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور دشمن کی ہلاکت کے متعلق یہ ایک اجمالی صورت بطور پیشگوئی
بتلائی گئی تھی لیکن بدر کے مقام پر جب یہ واقعات رونما ہوئے تو ان واقعات نے بادل
کے ذریعہ سے الٰہی مدد کی اصل صورت و شکل واضح کر کے دکھلا دی۔ یہ صورت و شکل پہلے ذ...
میں نہ تھی۔ اسی طرح اگر آنحضرت صلعم کے ذہن میں لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ والی پیشگوئی
متعلق واقعاتِ فتح مکہ اپنی اصل صورت و شکل میں نمایاں طور پر ہوتے تو آپ صحابہؓ کو
مکہ شریف نہ لیجاتے اور صلح حدیبیہ کا وہ مشہور واقعہ رونما نہ ہوتا جس میں بعض صح...
ابتلا بھی آیا۔ گویا وہ سمجھنے لگے کہ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ والی پیشگوئی
نزدیک پوری نہیں ہوئی۔ اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام پر پیشگوئیوں کی پوری...
اُسی وقت ظاہر ہوتی ہے جب واقعات سامنے آجاتے ہیں اس سے پہلے ان واقع...
کی ایک اجمالی صورت ہی ذہن میں ہوتی ہے اور ایسا ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ...
عالمِ بالا سے ہوتی ہیں انبیاء کے اپنے ذہنوں کی بنائی ہوئی نہیں ہوتیں اسلئے انہ...
واقعات کے آئینہ میں اپنے الہاموں کی تشریح اور خوابوں کی تعبیر کی جستجو رہتی...
یہ سب کیونکر اور کس صورت و شکل میں وقوع پذیر ہونگے۔ یہ درست ہے کہ ہمارے...
ہجرت کا حادثہ رونما ہونے سے قبل ہمارے ذہنوں میں وہ تفصیلی واقعات نہ...
اب ظاہر ہوئے ہیں۔ مگر یہ ہرگز درست نہیں کہ ہمارے ذہنوں میں اس ہجر...
اجمالی صورت بھی نہ تھی۔ یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ وہ اجمالی صورت حاضرِ ذہن نہ ہو...
خدا تعالیٰ نے اپنے مسیحِ پاک کو خوابوں میں بھی دکھلایا تھا کہ قادیان کی سرزمین میں...
اسلام نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ کی ڈینگ ماریگا مگر نتیجہ سلامتی ہوگا مگر وہ شکل الگ...

...ق اشرکوں کی مانند عقائد و رسم و رواج رکھنے والا دشمن ہرے بھرے بستانِ احمد پہ حملہ
...ریگا۔ اس میں داخل ہوکر اسکے پودوں کو کاٹنا چاہیگا۔ وہ سرزمینِ قادیان کو اپنا وطن بنالیگا
...انجامِ کار ایک قہری تجلی سے ہلاک و برباد ہوگا۔ قادیان سے ہمیں ہجرت کرنی پڑیگی اور
...بے وطنی کے بعد قادیان واپس جانے کے راستے میں ایک بہت بڑی خلیج حائل ہوگی
...واپسی کی راہ بہت خوفناک ہو جائیگی مگر وَالَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ
...مَعَادٍ۔ اُسی ذات کی قسم ہے کہ جس نے خدمتِ قرآن تیرے سپرد کی ہے ضرور تجھے
...یان واپس لائیگا۔ خدائے ذوالجلال اپنے رفیقوں سے کہتا ہے کہ عجائب در عجائب کام
...لانے کا وقت آگیا ہے۔ یہ ابتداء ہے اور آخری حد اس پیشگوئی کی جیسا کہ خدائے
...الجلال نے فرمایا ہے یہ ہے۔ "وہ وعدہ ٹلیگا نہیں جبتک خون کی ندیاں چاروں طرف
...یاری واپسی کا وعدہ اٹل ہے | سے بہہ نہ جائیں۔ سَاُرِيْكُمْ اٰيَاتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ
...اسلئے اٰتِيْكَ بَغْتَةً (تذکرہ ص ۶۶۲) یعنی میں ضرور تمہیں اپنے نشان دکھلاؤں گا جلدی نہ کرو میں فوجوں
...ساتھ اچانک آؤں گا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے "زبردست نشانات کے ساتھ ترقی ہوگی۔
...کہ ہمارے ... مُلْكٌ اَكْبَرُ اَمًا عَجَبًا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا میں عجیب
...تیری عزت قائم کرونگا۔ اللہ ہر بات پر قادر ہے" اور فرماتا ہے "میں ایک تازہ نشان
...میں اس ہجرت کروں گا جسمیں فتح عظیم ہوگی۔ وہ تمام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں
...آسمان سے ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اسکی منتظر رہے۔" (تذکرہ ص ۶۴۶) ہر ایک
...افواج اس طرف توجہ کریگا۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست
...اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنارِ بلند

غم کھانے کا نہیں بلکہ خوش ہونے کا وقت ہے کہ مژدۂ نوید جانفزا اب پورا ہونیکو ہے
یہ انقلاب جو قادیان کی سرزمین میں ظاہر ہوا ہم پر بہت گراں ہے اور ہم
حیران ہیں کہ یہ کیا ماجرا ہوا۔ ایک آن کی آن میں کیا سے کیا ہو گیا۔ وہ مقدس سرزمین
گذشتہ چالیس پچاس سال سے ہجوم خلق سے ارض حرم بنی رہی ہمارے لئے
ویران ہے۔ ضوفشاں مینار کے چراغ گل ہیں مجلس عرفان کی گونجتی گرجتی صدائیں مدھم
جو دل خوش و خرم تھے وہ افسردہ و رنجور ہیں۔ ایسا ہونا ہی مقدر تھا اور وہ ہو گیا
گھبرانے اور مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ انذار و تبشیر کے دونوں پہلو
سامنے رکھے جا چکے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات
رؤیا اور مکاشفات میں یہ مہتم بالشان پیشگوئی بیان کی گئی ہے۔ بلکہ جب اس کا زمانہ قریب
آیا تو پسر موعود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اور زیادہ وضاحت کے
ہماری مغلوبیت اور ہجرت کے ایام کی غیبی اطلاع دی گئی اور یہ اطلاع قبل از
سنہ ۱۹۴۲ء کے اخبار الفضل میں شائع کی گئی اور گذشتہ سال اس اطلاع کا اعادہ
اخبار الفضل کی اشاعت نمبر ۲۲۳ مورخہ ۳۰ ستمبر کو بھی کیا گیا۔ یہ خواب کسی اعتبار سے
حیرت انگیز ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"میں نے دیکھا میں ایک مکان میں ہوں۔ جو ہمارے مکانوں
سے جنوب کی طرف ہے۔ اور اس میں ایک بڑی بھاری عمارت
ہے۔ جو کئی منزلوں میں ہے۔ اس کئی منزلہ عمارت میں میں بھی
ہوں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ یکدم غنیم حملہ کر کے آ گیا ہے
اور اس غنیم سے حملہ کے مقابلہ کے لئے ہم سب لوگ تیاری

کر رہے ہیں۔ میں اس وقت اپنے آپ کو کوئی کام کرتے نہیں
دیکھتا مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ میں بھی لڑائی میں شامل ہوں۔
یوں اس وقت میں نے نہ توپیں دیکھی ہیں نہ کوئی اور سامان جنگ
مگر میں سمجھتا بھی ہوں کہ تمام قسم کے آلات حرب استعمال کئے
جا رہے ہیں۔ اس دوران میں میں نے محسوس کیا کہ یہاں پٹرول
کا ذخیرہ ختم ہو گیا ہے۔ اس وقت میں خیال کرتا ہوں کہ پٹرول
ہمیں موٹروں کے لئے نہیں چاہیئے بلکہ دشمن پر پھینکنے کے لئے
پٹرول کی ضرورت ہے۔ چنانچہ مجھے کسی شخص نے بتایا کہ نیچے
ایک تہہ خانہ ہے جس میں پٹرول موجود ہے۔ اس پر ایک شخص
تہہ خانہ میں گیا اور چھ گیلن پٹرول کی بیرل لے کر آ گیا ساتھ ہی
اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک سیڑھی ہے تا کہ سیڑھی کی
مدد سے وہ اوپر چڑھ کر دشمن پر پٹرول پھینک سکے۔ پھر دونوں
چیزیں اٹھا کر اس نے اوپر چڑھنا شروع کیا اور اتنی تیزی
سے وہ چڑھنے لگا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گر جائے گا۔ چنانچہ
میں اسے کہتا ہوں سنبھل کر چلو۔ ایسا نہ ہو گر جاؤ۔ اور خواب میں
میں حیران بھی ہوتا ہوں کہ یہ کیسا بہادر آدمی ہے کہ اس کے ایک
ہاتھ میں چھ گیلن یعنی تئیس ۲۳ سیر پٹرول ہے اور دوسرے ہاتھ میں
سیڑھی ہے۔ اور یہ اس بہادری سے چڑھتا چلا جاتا ہے۔
پھر یہ نظارہ بدل گیا اور مجھے یوں معلوم ہوا کہ جیسے ہم اس مکان سے

نکل آئے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دشمن غالب آگیا ہے اور ہمیں وہ جگہ چھوڑنی پڑی ہے۔ باہر نکل کر ہم حیران ہیں کہ کس جگہ جائیں اور کہاں جا کر اپنی حفاظت کا سامان کریں۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اُس نے کہا میں آپ کو ایک جگہ بتاتا ہوں۔ آپ پہاڑوں پر چلیں۔ وہاں اٹلی کے ایک پادری نے گرجا بنایا ہوا ہے اور ساتھ ہی اُس نے بعض عمارتیں بھی بنائی ہوئی ہیں جنہیں وہ کرایہ پر مسافروں کو دے دیتا ہے۔ وہاں چلیں وہ مکان سب سے بہتر رہے گا۔ میں کہتا ہوں بہت اچھا۔ چنانچہ میں گائڈ کو لے کر پیدل چل پڑتا ہوں۔ ایک دو دوست اور بھی میرے ساتھ ہیں۔ چلتے چلتے ہم پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پہنچ گئے۔ مگر وہ ایسی چوٹیاں ہیں جو ہموار ہیں۔ اس طرح نہیں کہ کوئی چوٹی اونچی ہو اور کوئی نیچی جیسے عام طور پر پہاڑوں کی چوٹیاں ہوتی ہیں۔ بلکہ وہ سب ہموار ہیں۔ جس کے نتیجہ میں پہاڑ پر ایک میدان سا پیدا ہو گیا ہے۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک پادری کالا سا کوٹ پہنے کھڑا ہے۔ اور پاس ہی ایک چھوٹا سا گرجا ہے۔ اُس آدمی نے پادری سے کہا کہ باہر سے کچھ مسافر آئے ہیں اُنہیں ٹھہرنے کے لئے مکان چاہئیں۔ وہاں ایک مکان بنا ہوا نظر آتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پادری لوگوں کو کرایہ پر جگہ دیتا ہے۔

اُس نے ایک آدمی سے کہا کہ انہیں مکان دکھا دیا جائے۔ وہ مجھے مکان دکھانے کے لئے لے گیا۔ ایک دو دوست اور بھی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ کچّا مکان ہے اور جیسے فوجی بارکیں سیدھی چلی جاتی ہیں اسی طرح وہ مکان ایک لائن میں سیدھا بنا ہوا ہے مگر کمرے صاف ہیں۔ میں ابھی غور ہی کر رہا تھا کہ جو شخص مجھے کمرے دکھا رہا تھا اُس نے خیال کیا کہ کہیں میں یہ نہ کہہ دوں کہ یہ ایک پادری کی جگہ ہے ہم اس میں نہیں رہتے، ایسا نہ ہو کہ ہماری عبادت میں روک پیدا ہو۔ چنانچہ وہ خود ہی کہنے لگا کہ آپ کو یہاں کوئی تکلیف نہ ہوگی کیونکہ یہاں مسجد بھی ہے۔ میں نے اُسے کہا اچھا مجھے مسجد دکھاؤ۔ اُس نے مجھے مسجد دکھائی جو نہایت خوبصورت ...... بنی ہوئی تھی۔ مگر چھوٹی سی تھی۔ ہماری مسجد مبارک سے نصف ہوگی۔ لیکن اس میں چٹائیاں اور دریاں وغیرہ بچھی ہوئی تھیں۔ اسی طرح امام کی جگہ ایک صاف قالینی مصلّی بچھا ہوا تھا۔ مجھے اس مسجد کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ اور میں نے کہا کہ ہمیں یہ جگہ منظور ہے۔ خواب میں میں نے یہ خیال نہیں کیا کہ مسجد وہاں کس طرح بنائی گئی ہے۔ مگر بہرحال مسجد دیکھ کر مجھے مزید تسلی ہوئی اور میں نے کہا اچھا ہوا مکان بھی مل گیا اور ساتھ ہی مسجد بھی مل گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد میں

باہر نکلا۔ میں نے دیکھا کہ اِکّا دُکّا احمدی وہاں آرہے ہیں۔ خواب میں میں حیران ہوتا ہوں کہ میں نے تو ان سے یہاں آنے کا ذکر نہیں کیا تھا ان کو جو میرے یہاں آنے کا پتہ لگ گیا ہے تو معلوم ہؤا کہ یہ کوئی محفوظ جگہ نہیں۔ چاہے یہ دوست ہی ہیں لیکن اگر دوست کو ایک مقام کا علم ہو سکتا ہے تو دشمن کو بھی ہو سکتا ہے۔ محفوظ مقام تو نہ رہا۔ چنانچہ خواب میں میں پریشان ہوتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ ہمیں پہاڑوں میں اور زیادہ دُور کوئی جگہ تلاش کرنی چاہیئے۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ شیخ محمد نصیب صاحب آگئے ہیں۔ میں اس وقت مکان کے دروازہ کے سامنے کھڑا ہوں۔ انہوں نے مجھے سلام کیا۔ میں نے اُن سے کہا کہ لڑائی کا کیا حال ہے؟ اُنہوں نے کہا دشمن غالب آگیا ہے۔ میں کہتا ہوں مسجد مبارک کا کیا حال ہے؟ اُنہوں نے اس کا یہ جواب دیا کہ مسجد مبارک کا حلقہ اب تک لڑ رہا ہے۔ میں نے کہا اگر مسجد مبارک کا حلقہ اب تک لڑ رہا ہے تب تو کامیابی کی اُمید ہے۔ میں اُس وقت سمجھتا ہوں کہ ہم تنظیم کے لئے وہاں آئے ہیں اور تنظیم کرنے کے بعد دشمن کو پھر شکست دینگے۔ اور اس کے بعد میں نے دیکھا کہ کچھ اور دوست بھی وہاں پہنچ گئے ہیں۔ اُن کو دیکھ کر مجھے اور پریشانی ہوئی۔ اور میں نے

کہا کہ یہ تو بالکل عام جگہ معلوم ہوتی ہے۔ حفاظت کے لئے یہ کوئی خاص مقام نہیں۔ ان دوستوں میں ایک حافظ محمد ابراہیم صاحب بھی ہیں۔ اور لوگوں کو میں پہچانتا نہیں۔ صرف اتنا جانتا ہوں کہ وہ احمدی ہیں۔ حافظ صاحب نے مجھ سے مصافحہ کیا اور کہا کہ بڑی تباہی ہے۔ بڑی تباہی ہے، کہ نیلے گنبد میں ہم داخل ہونے لگے تھے مگر وہاں بھی ہمیں داخل نہیں ہونے دیا گیا۔ میں نے تو نیلا گنبد لاہور کا ہی سُنا ہؤا ہے۔ واللہ اعلم کوئی اور بھی ہو۔ بہر حال اس وقت میں نہیں کہہ سکتا کہ نیلے گنبد کے لحاظ سے اس کی کیا تعبیر ہو سکتی ہے۔ مگر اب میں نے سوچا تو اس کی تعبیر سمجھ میں آگئی گنبد نیلی آسمان کو کہتے ہیں۔ اور اس امر کی کہ ہمیں نیلے گنبد میں بھی داخل نہیں ہونے دیا گیا

تعبیر یہ تھی

کہ لوگ اپنے اپنے گاؤں اور شہروں سے نکل کر کُھلے آسمان کے نیچے ڈیرے ڈال لیں گے۔ مگر وہاں بھی دشمن اُن کو اطمینان سے نہیں رہنے دے گا۔ چنانچہ واقعات سے ثابت ہے کہ جب مسلمان کُھلے آسمان کے نیچے پڑے تھے تو سکھوں نے اُن کو لُوٹا اور اُن میں سے بہت لوگوں کو مار ڈالا۔ گویا آسمان کے نیچے بھی اُنہوں نے حملہ کیا۔ اور

یہاں بھی اُن کو رہنے نہ دیا۔ آسمان کو ہمارے شاعر گنبدِ نیلی کہتے ہیں۔ اور یہی بات رؤیا میں بیان کی گئی تھی۔ کہ نیلگوں آسمان کے نیچے بھی پناہ نہیں لینے دی جائے گی۔ اس کے بعد حافظ صاحب نے کوئی واقعہ بیان کرنا شروع کیا۔ وہ اسے بڑی لمبی طرز سے بیان کرتے تھے۔ جس طرح بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بات کو جلدی ختم نہیں کرتے بلکہ اُسے بلاوجہ طول دیتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح حافظ صاحب نے پہلے ایک لمبی تمہید بیان کی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جالندھر کا کوئی واقعہ بیان کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہاں بھی بڑی تباہی ہوئی ہے اور ایک منشی کا جو غیر احمدی ہے اور پٹواری یا گرداور ہے بار بار ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ منشی جی ملے اور انہوں نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ میں خواب میں بڑا گھبراتا ہوں کہ یہ موقعہ تو حفاظت کے لئے انتظام کرنے کا ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ کوئی مرکز تلاش کیا جائے انہوں نے منشی جی کی باتیں شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ میں اُن سے کہتا ہوں کہ آخر ہوا کیا؟ وہ کہنے لگے منشی جی کہتے تھے کہ ہماری تو آپ کی جماعت پر ہی نظر ہے۔ میں نے کہا بس اتنی ہی بات تھی نہ کہ منشی جی کہتے تھے کہ اب اُن کی جماعت احمدیہ پر نظر ہے۔ یہ کہکر میں انتظام کرنے کے لئے اُٹھا اور چاہا کہ کوئی مرکز تلاش

کروں کہ میری آنکھ کھل گئی (الفضل ۳۰ ستمبر ۱۹۴۷ء ص ۱، ۳)

اس خواب کے ذریعہ مندرجہ ذیل باتوں کا علم قبل از وقت دیا گیا تھا جن میں سے معتدبہ حصہ موجودہ انقلاب میں پورا ہو چکا ہے۔

پہلی :۔ ایک غنیم یعنی لُوٹ مار کرنے والے دشمن کا یکدم قادیان کی عمارتوں پر حملہ کرنا۔

دوسری :۔ اس حملہ کی روک تھام میں ہم سب کا تیاری کرنا

تیسری :۔ اگرچہ سامانِ جنگ نظر نہیں آتا مگر حضور سمجھتے ہیں کہ دشمن ہر قسم کے آلاتِ حرب استعمال کر رہا ہے۔

چوتھی :۔ موٹروں وغیرہ کے لئے پٹرول بہم پہنچانے کی ضرورت کا احساس اور کچھ مقدار میں اس کا مہیا ہو جانا۔

پانچویں :۔ مکان سے حضور کا باہر نکل آنا اور یہ معلوم ہونا کہ دشمن غالب آگیا ہے اور ہمیں وہ جگہ چھوڑنی پڑی۔

چھٹی :۔ باہر نکل کر ہم حیران ہیں کہ کس جگہ اور کہاں جا کر اپنی حفاظت کا سامان کریں۔

ساتویں :۔ کسی شخص کا آنا اور کہنا پہاڑوں پر چلیں جہاں پادری نے گرجا بنایا ہوا ہے۔

آٹھویں :۔ حضور کا وہاں جانا۔ اور ایسی پہاڑیوں کا دیکھنا جہاں ایسی چوٹیاں ہیں جو ہموار ہیں۔ پہاڑوں کی اونچی چوٹیاں نہیں۔

نویں :۔ وہاں ایک چھوٹی سی مسجد کا دیکھنا اور خوش ہونا خواب میں

مسجد دیکھنے کی تعبیر جماعت ہوا کرتی ہے

دسویں :۔ دیگر احمدیوں کا بھی وہاں پہنچنا اور حضور کو احساس پیدا ہونا کہ یہ جگہ بھی محفوظ نہیں معلوم ہوتی اور پہاڑوں میں زیادہ محفوظ جگہ تلاش کرنے کا خیال۔

گیارھویں :۔ شیخ محمد نصیب صاحب کا سلام کرنا۔

بارھویں :۔ اُن سے لڑائی کا حال دریافت کرنا اور اُن کا کہنا دشمن غالب آگیا ہے۔

تیرھویں :۔ حضور کا مسجد مبارک کے متعلق دریافت کرنا اور شیخ محمد نصیب کا کہنا کہ مسجد مبارک کا حلقہ تو اب تک لڑ رہا ہے۔

چودھویں :۔ حضور کا یہ فرمانا کہ اگر مسجد مبارک کا حلقہ اب تک لڑ رہا ہے تب تو کامیابی کی اُمید ہے۔

پندرھویں :۔ آپ کو یہ خیال پیدا ہونا کہ ہم تو تنظیم کے لئے یہاں آئے ہیں تنظیم کرنے کے بعد دشمن کو پھر شکست دیں گے۔ یہ حصہ خواب (وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ کا ہم معنی ہے)

سولھویں :۔ مزید دوستوں کے وہاں پہنچنے پر پھر دوبارہ حضور کا پریشان ہونا کہ یہ جگہ بھی محفوظ نہیں۔

سترھویں :۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب کا آنا اور مصافحہ کرنا۔ اور کہنا بڑی تباہی ہے۔ بڑی تباہی ہے۔

اٹھارھویں :۔ ایک شخص کا کہنا نیلے گنبد میں ہم داخل ہونے لگے تھے مگر وہاں بھی داخل نہیں ہونے دیا۔ یعنی آسمان جس کا نام فارسی زبان میں گنبد نیلوفری بھی ہے اس کے نیچے بھی پناہ نہیں ملی جیسا کہ گذشتہ سال کھلے کیمپوں میں بھی مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔

یہ اٹھارہ مہتم بالشان علم غیب پر مبنی باتیں ہیں جو ۱۹۴۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بذریعہ خواب تقریباً چھ سال قبل دکھلائی گئیں۔ یہ علم غیب کی باتیں ہیں جو درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور آپ کی مفصل خواب کی جو ابھی بیان کی گئی ہے پوری پوری تشریح ہیں۔ دونوں خوابوں میں ہماری مغلوبیت اور ہمارے غلبہ کے پہلو واضح طور پر دکھلائے گئے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کے اس خواب میں ایسی حیرت انگیز تفصیل ہے جس کا قبل از وقت ادراک انسانی تخیل قطعاً نہیں کر سکتا آنے والے حادثات سے تعلق رکھنے والی ایک چھوٹی سے چھوٹی بات تک اس نظارہ میں جس طرح دکھلائی گئی وہ اسی طرح پوری ہوئی۔ مثلاً حملہ کرنے والے جتھوں کے پوشیدہ آلات قتل کو دکھلایا گیا۔ یہ سبھی جانتے ہیں کہ سکھوں نے اندر ہی اندر کس طرح پوشیدگی میں اپنے تئیں ہر قسم کے ہتھیاروں سے مسلح کیا۔ اور یہ بھی دکھلایا گیا کہ ہمیں پٹرول کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ ہم جو اس نازک گھڑی میں کام کر رہے تھے۔ قدم قدم پر ہمیں پٹرول کی ضرورت ہوئی اور آخر ہمارے کارکن کسی نہ کسی تدبیر سے مہیا کر لاتے۔ اسی طرح یہ بھی دکھلایا گیا کہ قادیان کے تمام محلہ جات مغلوب ہو گئے ہیں۔

صرف یہ حلقہ مسجد مبارک ابھی مقابلہ کر رہا ہے۔ اور آپ سبھی جانتے ہیں کہ یہی حلقہ باقی ہے۔ جس میں ۳۱۳ درویش متوکل علی اللہ ہو کر بیٹھے ہیں۔

غرض پیش آنے والے واقعات میں سے بیشتر حصہ پورا ہو چکا ہے اور اس کا یہ حصہ ابھی باقی ہے وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ کہ وہ مغلوب ہونے کے بعد غالب آئیں گے۔

یہ حصۂ مضمون خصوصیت سے کچھ مزید وضاحت چاہتا ہے۔ مگر پیشتر اس کے کہ اسے بیان کروں اس جگہ میں ایک نہایت ہی اہم بات کا ذکر کر دینا

عظیم الشان زلزلہ افگن انقلاب زمانہ کی تعیین

ضروری سمجھتا ہوں جو ہماری ہجرت و غلبہ والی پیشگوئی کی خارق عادت شانِ اعجازی کو روزِ روشن کی طرح واضح کرنے والی بات ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہماری مغلوبیت اور ہماری ہجرت کی یہ پیشگوئی محض ایک کڑی ہے اس عظیم الشان سلسلۂ نشانات کی جو اسلام اور مسلمانوں کی تعمیرِ نو سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس زلزلہ افگن انقلاب عظیم کے ظہور کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پسرِ موعود کے زمانہ سے وابستہ فرمایا۔ وہی پسرِ موعود جس کا حلیہ وحی الٰہی کے الفاظ میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" (ازالہ اوہام ص۱۵۵ تذکرہ ص۱۴۱) آپ حقیقۃ الوحی کے ص۱ کے حاشیہ پر فرماتے ہیں کہ "وہ لڑکا اس زلزلہ کے لئے ایک نشان ہوگا۔ اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لئے بشارت ہوگا۔ اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا کیونکہ

اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئیں گی۔" اور پھر اسی جگہ حاشیہ میں فرماتے ہیں:-

"ضرور ہے کہ زمین نمونۂ قیامت زلزلے سے رکی رہے
جب تک کہ وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔"

اور ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اور اس تسلسل میں باعتبار مشابہت اور یگانگت کے جو بات ایمان افروز ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے منصبِ خلافت سے سرفراز ہونے پر پہلے زلزلہ افگن جنگِ عظیم شروع ہوئی جس کا خاتمہ عین پیشگوئی کے مطابق "زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار" کے ساتھ ہوا۔ اور جب دوسری زلزلہ افگن جنگ شروع ہوئی تو اُس سے قبل اسی پسرِ موعود کو رؤیا میں وہی تباہی کا نظارہ دکھلایا گیا جس کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات، مکاشفات اور آپ کے کلام نظم و نثر میں کھینچا گیا تھا۔

دوسری زلزلہ افگن جنگ سے تقریباً چار سال قبل آپ نے خواب میں دیکھا کہ قیامت آگئی ہے۔ پہاڑیاں گر رہی ہیں۔ درخت اکھڑ رہے ہیں۔ شہر ویران ہو رہے ہیں۔ اور ہر ایک کی زبان پر جاری ہے کہ تباہی آگئی۔ قیامت آگئی۔ اور حضور نے خطبہ جمعہ میں اس رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ عنقریب شدید لڑائی ہونے والی ہے جو انگریزوں اور جرمنوں کی گذشتہ جنگ سے بھی سخت ہوگی۔ یہ رؤیا اور خطبۂ جمعہ الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء میں شائع کیا گیا۔ اور اب جبکہ ہمارے

مُلک کی وہ نوبت آئی جس کے متعلق حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور پیشگوئی میں قبل از وقت بایں الفاظ ہمیں آگاہ کیا گیا تھا:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس مُلک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لُوط کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے"

نوح کا زمانہ ابرِ باراں کے ہلاکت خیز طوفان میں گذشتہ سال اور اِس سال ہندوستان نے بھی اور پاکستان نے بھی دیکھ لیا اور دونوں نے لُوط کی بستی کے بے حیائی کے واقعات بھی دیکھ لئے۔ اور جب ہماری یہ نوبت قریب آئی تو اِسی پسرِ موعود کو قبل از وقت اس نوبت کی تفصیل پوری کیفیت کے ساتھ متعدد بار دکھلائی گئی۔ جیسا کہ میں نے ابھی آپ کے ایک رؤیا کا ذکر کیا ہے۔ کیا کوئی اس بار بار کی تجلی کے تکرار کو محض اتفاق پر محمول کرے گا۔ جس کا نمونہ ہمیں پہلی زلزلہ افگن جنگ میں بھی اور دوسری زلزلہ افگن جنگ میں بھی دکھلایا گیا۔ اور پھر

مختلف زمانہ کی پیشگوئیوں میں تسلسل اور یگانگت

موجودہ انقلاب میں بھی پوری تفصیل سے دکھلایا گیا۔ یہ اتفاق نہیں بلکہ آسمانی تدبیر ہے جس کا پہلے سے مکمل خاکہ عالم الغیب خدائے قدوس کے علم سے تیار ہو کر ہمیں تفصیل کے ساتھ سُنایا اور بار بار دُہرایا گیا اور ہر نئے مرحلہ پر

نئے سے نئے پیرایہ میں دکھلایا جا چکا ہے۔ اور ہم جو اس موعود کے دامن کے ساتھ وابستہ ہیں ایک بہت بڑی حُجّت کے ماتحت ہیں ہمارے لئے مایوس ہونے کا مقام نہیں بلکہ خوش ہونے کا مقام ہے کہ وہ گھڑی قریب سے قریب تر آرہی ہے جس کا آغاز اِن جلال بھرے مژدۂ نویدِ جانفزا سے ہوا تھا:-

"بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنارِ بلند تر محکم افتاد پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کردے گا۔ اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا"

ربّ الافواج نے فرمایا تھا:-

"چمک دکھلاؤں گا تم کو اِس نشان کی پنج بار"

یہ الہام حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو ہوا۔ آپؑ نے اپنے اِس الہام کی تشریح میں ایک اشتہار شائع کیا جس کا عنوان ہے "پانچ زلزلوں کے آنے کی نسبت خدا تعالیٰ کی پیشگوئی" اس میں آپؑ نے تحریر فرمایا:-

"خدا فرماتا ہے کہ مَیں پوشیدہ تھا۔ مگر اب مَیں اپنے تئیں ظاہر کروں گا۔ اور مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنے بندوں کو رہائی دوں گا۔ اُسی طرح جس طرح فرعون کے ہاتھ سے موسےٰ نبی اور اُس کی جماعت کو رہائی دی گئی۔ اور یہ معجزات

اسی طرح ظاہر ہوں گے کہ جس طرح موسٰیؑ نے فرعون کے سامنے دکھلائے۔ اور خدا فرماتا ہے کہ مَیں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔ اور مَیں اُسے مدد دوں گا جو میری طرف سے ہے۔ اور مَیں اس کا مخالف ہو جاؤں گا جو اُس کا مخالف ہے۔ اے سُننے والو! تم سب یاد رکھو کہ اگر یہ پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو تم سمجھ لو کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوں۔ لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے اپنے پورے ہونے کے وقت دُنیا میں ایک تہلکہ برپا کر دیا اور شدت گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنا دیا اور اکثر مقامات میں عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچایا تو تم اُس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دیا.....“

اور فرماتے ہیں :-

”ان نشانوں کے بعد دُنیا میں ایک تبدیلی پیدا ہوگی۔ اور اکثر دل خدا کی طرف کھینچے جائیں گے۔ اور اکثر سعید دلوں پر دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی۔ اور غفلت کے پردے درمیان سے اُٹھا دیئے جائیں گے۔ اور حقیقی اسلام کا شربت اُنہیں پلایا جائے گا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے ؎

چو دورِ خسروی آغاز کردند　　مسلماں را مسلماں باز کردند

دَورِ خسروی سے مُراد اِس عاجز کا عہدِ دعوت ہے۔ مگر اس جگہ

دُنیا کی بادشاہت مُراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مُراد ہے جو مجھ کو دی گئی“ (صفحہ ۲۷۱)

الہام ”چمک دکھلاؤں گا تم کو اِس نشاں کی پنج بار“ اور اسکی یہ تشریح دراصل منشے ہے اُسی براہین احمدیہ والے الہام کا جس سے مَیں نے اپنی تقریر شروع کی ہے۔ اور جس الہام کو مَیں اپنی تقریر میں دُہراتا چلا آرہا ہوں۔ ”پنج بار“ کی چمکوں میں سے ابھی تک دو دفعہ چمک دکھلائی جاچکی ہے۔ پہلی دفعہ پہلی جنگ عظیم میں اور دوسری دفعہ دوسری جنگ عظیم میں اور انہی چمکوں کے درمیان ہی ہماری مغلوبیت اور

ہماری مغلوبیت و ہجرت کا ابتلا اور اس کے زمانہ کی تعیین!

ہماری بنی اسرائیل والی اس ہجرت کا عظیم الشان حادثہ بھی الٰہی تقدیر کے ماتحت ظہور پذیر ہوا۔ اِس وقت جبکہ مَیں بوجہ تنگیٔ وقت اپنے اِس تقریر کے مضمون کی فکر میں تھا کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو دیکھا۔ مَیں نہیں کہہ سکتا کہ وہ بیداری تھی اور مَیں نہیں کہہ سکتا کہ وہ غنودگی کا عالم تھا۔ کچھ عجیب سی کیفیت تھی جو الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ ایک مکاشفہ تھا۔ مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ حضورؑ سامنے کھڑے ہیں۔ محبت کا جلوہ تھا۔ اور ایسا تھا جیسے اُستاد اپنے شاگرد کو کچھ سمجھانے آیا ہے۔ ہاتھ میں اربعین کتاب ہے اور اپنے چند الہامات کی طرف جو میرے ذہن میں بھی مستحضر ہیں اُن کے شانِ نزول کی طرف مجھے توجہ دلاتی ہے

اور لفظ دُعا ان الہامات سے پہلے جلی حروف میں نمایاں ہے۔ پردۂ غیب سے آپ نمودار ہوتے ہیں اور ایک آنِ واحد میں یہ سارا نظارہ آنکھ کے سامنے پھر گیا۔ اور میں اِس ماجرا سے حیرت زدہ ہوں اور کچھ سہما ہُوا بھی ہوں۔ اور جب لفظ دُعا والا حصّہ میرے سامنے نمایاں ہوتا ہے اور حضورؑ نے اس طرف بھی ہاتھ سے اشارہ فرمایا ہے تو میں کہتا ہوں حضور میں اسے بھی پڑھ لیتا ہوں۔ حضور کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ میں بہت متاثر ہوں اور شوق میں ہوں کہ حضورؑ کو آنکھ بھر کر دیکھوں کہ نظارہ ختم ہُوا اور میں حیران ہوں۔

وہ الہامات جو میرے ذہن میں مستحضر ہیں اور جن کی طرف میری توجّہ منعطف کی گئی اربعین ۳ کے ص۳۵ پر درج ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

"اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔ اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔ فَتْحٌ وَّظَفَرٌ۔ اِنِّيْ اَمُوْجُ مَوْجَ الْبَحْرِ۔ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكَ شُوَاظًا مِّنْ نَّارٍ۔ قَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ ثُمَّ يُرَدُّ اِلَيْكَ السَّلَامُ۔ وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ اَلْوَحْيُ تَدُوْرُ وَيَنْزِلُ الْقَضَآءُ اِنَّ فَضْلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ۔ وَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرُدَّ مَا اَتٰى۔ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ لَا يَتَبَدَّلُ وَلَا يَخْفٰى وَيَنْزِلُ

مَا تَعْجَبُ مِنْهُ۔ وَحْيٌ مِّنْ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى۔ اِنَّ رَبِّيْ لَا يَضِلُّ وَلَا يَنْسٰى۔ ظَفَرٌ مُّبِيْنٌ۔ اِنَّمَا نُؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔"

یہ وہ الہامات ہیں جن کی طرف میری توجّہ عالمِ کشف میں پھیری گئی۔ اور لفظ دُعا کو جو جلی حروف میں نمایاں ہے اور میں اس کا مطلب اُس مشاہدۂ رُوحانی کے وقت نہیں سمجھا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ میں اِسے بھی پڑھ لیتا ہوں اسکی حقیقت اربعین ۲ ص۲ پڑھنے سے منکشف ہوگئی۔ حضورؑ نے اپنے یہ الہامات درج کرنے سے پہلے بزرگانِ قوم سے ایک مشترکہ جلسہ میں یہ دُعا کرنے کی تجویز فرمائی ہے کہ اگر میں نعوذ باللہ اپنے دعویٰ ماموریت اور الہام میں مفتری ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤں اور اگر صادق ہوں تو اللہ تعالےٰ انہیں سمجھ دے یا ہلاک کرے۔ اور اس پر سب آمین کہیں۔ یہ مجوزہ دُعا اربعین ص۲ میں ہے جو ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء میں شائع ہوئی۔ کتاب اربعین چار نمبروں میں شائع ہوئی ہے اور جن الہامات اور اُن کے شانِ نزول کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری توجہ مبذول فرمائی ہے وہ اسی اربعین ص۲ میں ہیں جس میں اس دُعا کی تجویز حضورؑ کی طرف سے کی گئی ہے اور اس میں لفظ دُعا کو جلی حروف میں لکھا گیا ہے۔ اِن الہامات کا ترجمہ یہ ہے:۔

"جب ہم کسی قوم کی آنگن میں ڈیرہ لگاتے ہیں تو پھر ایسے لوگوں کی صبح بہت ہی بُری ہوتی ہے جنہیں قبل از وقت خطرہ سے آگاہ کیا جائے اور وہ اس سے فائدہ نہ اُٹھائیں۔ میں فوجوں کیساتھ تیری مدد کو آؤں گا۔ فتح اور ظفر ہوگی۔ میرا غضب

وَعَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ۔ کتنا واضح یہ الہام ہے تفصیل سے اسمیں بتلایا گیا ہے کہ سمندر کی طرح
ٹھاٹھیں مارنے والی ہمہ گیر آتشیں جنگی حملوں کے وقت شعلہ کی آگ تمہیں بھی پہنچے گی۔
اور سلامتی خطرہ میں پڑ جائیگی۔ مگر سلامتی لوٹائی جائیگی۔ اور اشتہار النداء والے الہام
میں بھی قُوَّةُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَیْدِ اللّٰهِ الصَّمَد کہکر فرمایا کہ یہ سب کچھ تمہاری خاطر کیا
جائیگا۔ ایسے خطرناک وقت میں جبکہ سوائے خدائے صمد کے کوئی پناہ کی جگہ نہ رہیگی دونوں
میں جہاں ہمارے لئے انذار و ابتلا کی پیشگوئی ہے وہاں اسکے پہلو بہ پہلو سلامتی کے لوٹنے
فتح و ظفر اور فضل کے آنے کی بھی خوشخبری دیگئی ہے اور کھلے الفاظ میں فرمایا ہے کہ جب
قضا و قدر کی چکی چلیگی اِنَّ فَضْلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ اللہ تعالیٰ کا فضل بھی ضرور آئیگا۔ وَ
لَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَّرُدَّ مَا اَتٰی۔ اور جو فضل آنیوالا ہے ضرور آئیگا۔ کوئی نہیں جو اُسے
ٹال سکے۔ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔ کہو میرے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ سچ ہو کر رہیگا۔
لَا یَتَبَدَّلُ وَلَا یَخْفٰی۔ نہ بدلیگا نہ پوشیدہ رہیگا۔ ینزل ما تعجب۔ وَحْیٌ مِّنْ
رَّبِّ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی۔ ظَفَرٌ مُّبِیْنٌ کھلا کھلا غلبہ ہوگا اور حیرت انگیز ہوگا۔

احباب! ہمارے لئے غمگین اور مایوس ہونے کا مقام نہیں بلکہ خوش ہونے کا مقام ہے
کہ وہ گھڑی قریب سے قریب تر لائی جا رہی ہے جس کا آغاز ان پُرشوکت و پُرجلال الفاظ سے ہوا:۔

”بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم اُفتاد۔
پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دیگا اور تیری ساری
مرادیں تجھے دیگا۔ ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔“

ربّ الافواج اس عظیم الشان مقصد کی تکمیل کیلئے اپنے لاؤ لشکر کیسا تھ متوجہ ہے اور اسکی گوناگوں

نوح کشتوں کے درمیان میں ہی ہمارے ابتلا والا حادثۂ عظیم بھی اپنے وقت پر جیسا فرمایا گیا تھا وقوع میں آچکا
ہے۔ اس المناک حادثہ کے ظہور کا یہی وقت مقدر تھا جس سے بار بار کلماتِ وحی کے ذریعہ سے ہمیں آگاہی
دی گئی تھی۔ اربعین نمبر ۲ میں بھی جو ۲۹ ستمبر ۱۹۰۰ء میں شائع ہوئی۔ اور اشتہار النداء من وحی السماء
مجریہ ۲۱ اپریل ۱۹۰۰ء اور اشتہار "چمکار دکھلاؤنگا تم کو اس نشاں کی پنج بار" میں ایک ہی زمانہ کی
تعیین بالصراحت کی گئی ہے۔ اور ہمارے ابتلا کا بھی وہی زمانہ مقرر کیا گیا تھا جس میں عالمگیر اور
قیامت خیز حملوں کے ذریعہ سے خدائے خشمگین کی غضبناک تجلی ظاہر ہونیوالی تھی۔ اربعین نمبر ۲ میں
لرزہ براندام کر دینے اور تہلکہ ڈال دینے والی خبر کے ساتھ یہ خبر بھی ہے۔ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا۔ قَدِ
ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ یعنی وہ فتنہ بھی اسی وقت ہوگا۔ مومنوں کو بہت بڑا ابتلا پیش آئے گا۔
اشتہار النداء من وحی السماء میں بھی زور آور حملوں کی ہنگامہ خیزیوں کی خبر دیتے ہوئے اس خبر
کی یوں تکرار کی گئی ہے۔ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُو الْعَزْمِ۔ اور پانچ بار ہلاک آفرین
زلزلوں سے آگاہ کرنے والے اشتہار میں بھی ہمارے اسی بنی اسرائیل والے ابتلا کا ذکر ان کھلے الفاظ
میں کیا گیا ہے "میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنے بندوں کو رہائی دوں گا۔ اسی طرح جس طرح
فرعون کے ہاتھ سے موسیٰ نبی اور اُس کی جماعت کو رہائی دی گئی" کلماتِ وحی "یاتی علیك زمن
كزمن موسیٰ" میں بھی اسی ابتلا کا ذکر ہے۔ اور اس وحی سے متعلق جو نظارہ خواب میں دکھایا گیا
اس میں بھی یہی بتلایا گیا ہے کہ گویا فرعون اپنے لشکر، گھوڑوں، گاڑیوں، رتھوں وغیرہ کے ساتھ
تعاقب میں ہے۔ اور آپ کے ساتھی بنی اسرائیل گھبرا گئے ہیں اور چلا اُٹھے ہیں اور آپ کی زبان
پر قرآن مجید کی یہ آیت ہے۔ كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝ اور یہی آیت بیداری میں بھی
آپ کی زبان پر جاری تھی۔ اس خواب والے نظارہ سے بھی ہمارے ابتلا کی نوعیت ظاہر ہے کہ
وہ فرعون والی لشکر کشی کے نتیجہ میں ہوگا۔ اور ہمیں بھی بنی اسرائیل کی طرح وطن سے بے وطن

ہونا پڑے گا۔ کلماتِ وحی "سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ" اور کلماتِ وحی اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ کا بھی یہی مضمون ہے کہ ہم کو اپنے مرکز سے ہجرت کرنی پڑے گی، اور پھر ہم بفضلہ تعالیٰ اپنے مرکز میں پہنچیں گے گویا مکہ والی ہجرت کی طرح ہماری ہجرت بھی ہوگی۔ پھر جنگی حملوں کے ذریعہ آخری غلبہ بھی ہمیں حاصل ہوگا۔ اور یہی مضمون ہے آپؑ کی اس خواب کا بھی جو بطور ایک نشانِ ربانی کے آئینہ کمالاتِ اسلام کے صفحہ ۶۲-۴۶۴ میں بزبان عربی درج کیا گیا ہے۔ جس میں آپؑ نے دیکھا کہ گھنونی شکل، مکروہ اخلاق، میلے کچیلے کپڑوں والے، مشرکوں کے سے عقیدے رکھنے والے قانون شکن دشمن ہزاروں کی تعداد میں آپؑ کے باغ پر حملہ آور ہوئے ہیں۔ اور یہی مضمون ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مفصل خواب کا بھی۔ جو دوسری زلزلہ افگن چمک کے ظہور سے چار سال قبل آپ کو دکھایا گیا۔ بلکہ اس کے علاوہ آپ نے دورانِ جنگ میں بھی یہ خواب دیکھا کہ آپؓ ایک مکان میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور آپ کو خیال ہوا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پناہ لینے والا مکان ہے۔ یہ خواب "الفضل" ۲۰ جون ۱۹۴۴ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اور آپ نے تفسیر کبیر مطبوعہ ۱۹۴۵ء آیات سورۃ الفجر کی شرح بیان کرتے ہوئے اس خواب کا بھی حوالہ دیا اور لکھا کہ "یہ آئندہ کے متعلق ایک پیشگوئی ہے جو لَیَالٍ عَشْرٍ (یعنی دس راتوں) کے دوسرے ظہور میں گیارھویں رات یعنی انیسویں صدی کے ذریعہ پوری ہوگی۔ اور حضرت موسیٰ کے فرعون سے نجات پانے کی قسم کا کوئی واقعہ جماعت احمدیہ کو بھی پیش آئے گا۔"

لہ اسی جگہ آپ نے ہماری نجات کے زمانہ کے متعلق ۸ سال یعنی ۱۹۵۲ء اور ۳۷ سال یعنی ۱۹۸۱ء اور ۸۶ سال یعنی ۱۹۹۰ء کی میعادیں بتائی ہیں۔ اور فرمایا کہ [illegible] یقینیت

یہ گیارہ الہامات اور چھ خواب ہیں جن میں سے بعض مجمل ہیں اور بعض مفصل۔ ان سب میں بار بار ہمارے ابتلا کی نوعیت اور اس کا زمانۂ وقوع اور پھر انجام واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مفصل خواب تو ایک روشن دیباچہ ہیں واقعات کی کتاب کا۔ ایک میں اس زلزلہ افگن و ہنگامہ خیز موعود تجلی کے ظہور سے ۵۴ سال پہلے اور دوسرے میں چار سال قبل تمام مذکورہ واقعات دکھائے گئے جن میں ہمارے اس مخصوص موسوی والے ابتلا کو بھی واقع ہونا تھا۔ دونوں خوابیں دشمن کی اچانک یلغار۔ اس یلغار میں اسکے غلبہ اور اس غلبہ میں قادیان پر اسکے قابض ہو جانے اور وہاں سے ہمارے نکلنے پر متفق ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی دکھایا گیا کہ دشمن باغ میں داخل ہو گیا اور آپ باغ کے باہر ہیں اور انتہائی تشویش میں ہیں اور یہ کہ آپ کی زمین اس کا وطن بن گیا۔ دونوں خوابوں میں یلغار کی صورت و شکل واضح ہے کہ ہر قسم کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر دشمن نے ہلّہ بول دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہماری ہجرت کے بارہ میں جو نظارہ دکھلایا گیا اس میں حملہ آوروں کا ظاہری اور باطنی حلیہ مفصل بیان کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اسی بیان کردہ حلیہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ مکروہ شکل پھٹے پرانے گندے لباس والے۔ قانون شکن ڈاکو کون ہیں؟ بت پرست نہیں مگر ان کی وضع قطع رسم و رواج بت پرستوں کی سی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خواب میں لڑائی کے خفیہ سامان۔ مسجد مبارک کے سوا باقی محلہ جات کا مغلوب ہو جانا۔ قادیان چھوڑنا کسی دوسری جگہ کی تلاش

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸) دوبارہ اللہ تعالیٰ کے کسی جلوہ کے ساتھ یوم الفرقان ظاہر ہوگا اور کسی خاص نشان کے ذریعہ احمدیت کو تقویت حاصل ہوگی .... یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان اوقات میں مختلف قسم کی فتوحات حاصل ہوں۔" (جلد ۶ صفحہ ۵۲۹)

میں پریشانی اور نئے مرکز کی تنظیم[۱۷] اور اسکے نتائج سے متعلق تفصیلات[۱۸] ۔ نئی جگہ کا بھی محفوظ نہ ہونا[۱۹] تیسری جگہ کی تلاش کا فکر[۲۰] ۔ ہر جگہ بڑی تباہی کا برپا ہونا[۲۱] ۔ جالندھر میں بھی تباہی کا ہونا[۲۲] یہاں تک آسمان کے نیچے یعنی کیمپوں میں بھی پناہ نہ ملنا[۲۳] وغیرہ ۔ چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے واقعات انقلاب اور دنگہ و فساد اور شکست و ہجرت کے متعلق جزئی باتیں[۲۴] تک دکھائی گئی ہیں حیرت ہوتی آتی ہے اور یقین ہو جاتا ہے کہ خواب کی یہ نرالی صورت ذہنی تخیّل کا نتیجہ ہرگز نہیں اور نہ محض اتفاق ہے ۔ بلکہ اس کے پیچھے الٰہی علم و مشیت اور ملائکۃ اللہ کی تدبیر کارفرما ہے ۔ خصوصاً ملحوظ کہ یہ نظارۂ فتنہ و ابتلاء دکھلائے جانے سے کچھ عرصہ پہلے آپ کو خواب میں مفصل صورتیں یہ بھی دکھایا گیا تھا کہ ہلاکت خیز زلزلہ افگن دوسری جنگ، جو پہلی جنگ سے زیادہ تباہ کن ہوگی قریب آگئی ہے ۔ ان تینوں خوابوں کی پیش ازوقت خبریں اور ان سے متعلقہ واقعات ذہن میں رکھتے ہوئے ایک دفعہ پھر "اربعین ۲" اور "اشتہار الندا" اور اشتہار "پنج بار چمک" کے الہامات کو پڑھیں اور دیکھیں کہ آیا ان سب میں کھلے الفاظ میں یہ بتایا گیا ہے یا نہیں؟ کہ مومنوں کے ابتلاء والا فتنہ بھی اسی ہمہ گیر تباہی کے ایام میں برپا ہونے والا ہے ۔ اور اس وقت جب خدا کا غضب لاکھوں انسانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا ۔ جب قضا و قدر کی چکّی چلے گی ۔ زور آور حملے چاروں طرف سے ہوں گے تو اس تباہ کن آتش فشاں جنگ کے شعلوں میں سے ایک شعلہ ہمارے لئے بھی مقدّر ہے کیا ابھی تک واقعات نے تصدیق نہیں کی کہ دنیا میں ایک نذیر آیا تھا اور دنیا نے اُسے قبول نہ کیا ۔ مگر خدا نے اُسے قبول کیا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دی ہے ۔

(یہاں تک پہلا حصہ ختم ہوا) ۱۸ مارچ سنہ ۱۹

---

۲۵ اس نذیر صادق کی زبان سے قبل از وقت اور یہ چوبیس[۲۴] تفصیلی باتیں دونوں خوابوں میں آگئی ہیں